وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ

ترجمہ: ’’اسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور اسے نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔‘‘ (سورۃ فاطر۔آیت 11)

تعلیمی نصاب

مجلس انصاراللہ بیلجیئم
(2025-2026)

مرتبہ: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ بیلجیئم

تعلیمی نصاب 2025ء

مجلس انصار اللہ بیلجیئم

انصاراللہ کا اہم مقام اور عظیم ذمہ داریاں

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔ ’’یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مد دگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاوے اور اس کے دو ذریعے ہو سکتے ہیں۔ ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے۔ اس لئے میں نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی تھی اور خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ یہ اطفال اور خدام آپ لوگوں کے ہی بچے ہیں۔ اگر اطفال الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی۔ تو خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی اور اگر خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی تو اگلی نسل انصار اللہ کی اعلیٰ ہوگی۔ میں نے سیڑھیاں بنادی ہیں۔ آگے کام کرنا تمہارا کام ہے۔ پہلی سیڑھی اطفال الاحمدیہ ہے۔ دوسری سیڑھی خدام الاحمدیہ ہے۔ تیسری سیڑھی انصار اللہ ہے اور چوتھی سیڑھی خدا تعالیٰ ہے۔ تم اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرو اور دوسری طرف خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگو تو یہ چاروں سیڑھیاں مکمل ہو جائیں گی۔ اگر تمہارے اطفال اور خدام ٹھیک ہو جائیں اور پھر تم بھی دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو۔ تو پھر تمہارے لئے عرش سے نیچے کوئی جگہ نہیں اور جو عرش پر چلا جائے وہ بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ دنیا حملہ کرنے کی کوشش کرے تو وہ زیادہ سے زیادہ سو دو سو فٹ پر حملہ کر سکتی ہے۔ وہ عرش پر حملہ نہیں کر سکتی۔ پس اگر تم اپنی اصلاح کر لو گے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو گے تو تمہارا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا اور اگر تم حقیقی انصار اللہ بن جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی اور وہ عیسائیت کی خلافت سے بھی لمبی چلے گی۔‘‘

(سبیل الرشاد۔ جلد اول۔ صفحہ 114-115)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناصر کا عہد

"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ"

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لیے انشاءاللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

Belofte Van Ansarullah

Ik beloof plechtig- dat ik mij- tot het einde van mijn leven- zal inspannen- voor de versterking- en de verspreiding- van Islam Ahmadiyyat- en voor de handhaving- van de instelling van het Khilafat, Insha'Allah

Ik zal ook altijd bereid zijn-om zelfs de grootste opofferingen- te leveren voor deze zaak- Bovendien zal ik mijn nakomelingen- aansporen altijd- gehecht te blijven aan het Khilafat, Insha'Allah.

Promesse Ansarullah

Je promets solennellement que je ferai tout et ce durant toute ma vie pour la propagation et la consolidation de l'Ahmadiyyat en Islam et que je défendrai l'institution du Califat. Je n'hésiterai pas à offrir n'importe quel sacrifice pour cette cause. De plus j'encouragerai mes enfants à rester fermes et dédiés au Califat. Insha'Allah

تعلیمی نصاب مجلس انصاراللہ بیلجیئم سال 2025ء

نمبر شمار	باب	فہرست عناوین	صفحہ نمبر
01	حفظِ قرآن کریم	سورۃ ابراہیم (24 تا 26 آیات)، سورۃ الکہف (1 تا 7 آیات)، سورۃ الانبیاء (32 تا 38 آیات)	08
02	حُسنِ قرأت	سورۃ البقرۃ (120 تا 122 آیات)، سورۃ الصّف (7 تا 10 آیات)، سورۃ المزمل (1 تا 9 آیات)	10
03	تفسیر القرآن	سورۃ العمران آیت 8	12
04	احادیثِ مبارکہ	اخلاقِ حسنہ	14
05	اختلافی مسائل	فیضانِ ختمِ نبوت	15
06	قیامِ خلافت	خلافت کے قیام کا مضبوط اور مربوط الٰہی نظام (حصہ اول)	17
07	دعائیں	جوبلی دعائیں، محفوظ قلعہ میں پناہ لینے کی خصوصی دعائیں (خطبہ جمعہ 23 اگست 2024ء)	23
08	اصحابِ احمد	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	25
09	مطالعہ کتب	چشمۂ معرفت، تصنیف لطیف حضرت مسیح موعودؑ۔ (صفحہ 373 تا 436)۔ امتحانی پرچہ جات	28
10	منظوم کلام	درثمین، کلامِ محمود، کلامِ طاہر، دُرِعدن، بخارِ دل	31
11	قصیدہ	کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اشعار 59 تا 63	34
12	قواعد وضوابط	علمی مقابلہ جات اور سلیبس انصاراللہ کے بارے میں عمومی ہدایات	35
13	نصاب 2026ء	نصاب مجلس انصاراللہ بیلجیئم سال 2026ء	38

মজলিস আনসারুল্লাহ বেলজিয়াম 2025 এর সিলেবাস

নং	অধ্যায়	তালিকা	পৃষ্ঠা নং
01	হিফযে কুরআন	সূরা ইব্রাহিম (আয়াত ২৪-২৬), সূরা আল-কাহফ (আয়াত ১-৭ আয়াত), সূরা আম্বিয়া (আয়াত ৩২-৩৮)	08
02	তেলাওয়াত	সূরা আল-বাকারা (আয়াত ১২০-১২২), সূরা আস-সাফ (আয়াত ৭-১০), সূরা আল-মুযাম্মিল (আয়াত ১-৯)	10
03	তাফসীরে কুরআন	সূরা আলে-ইমরান আয়াত ৮	12
04	আল-হাদীস	সুন্দর আচার ব্যবহার	14
05	তবলীগী মাসায়েল	খতমে নবুয়তের মাহাত্ম্য	15
06	খিলাফত প্রতিষ্ঠা	খিলাফত প্রতিষ্ঠা: একটি শক্তিশালী ও সুসঙ্গত ঐশী ব্যবস্থা (প্রথম খণ্ড)	17
07	দোয়া	জুবিলী দোয়া-বিশেষ দোয়া, খুতবা জুমুআ ২৩ আগস্ট ২০২৪	23
08	আহমদ আ: এর সাহাবী	হযরত মাওলানা গোলাম রসূল রাজিকী সাহেব (রা.)	25
09	পাঠ্য পুস্তক	প্রতিশ্রুত মসীহ মাওউদ আ: রচিত পুস্তক "চসমায়ে মারাফত" (পরীক্ষার প্রশ্নপত্র : পৃষ্ঠা ৩৭৩ থেকে ৪৩৬)	28
10	নযম	দুররে সমীন, কালাম-ই মাহমুদ, কালাম-ই-তাহির, দুর-ই-আদান, বুখারে দিল	31
11	কাসীদাহ	ইয়া আইনা ফাইজইল্লাহি ওয়াল ইরফানী - কালাম হযরত মসীহ মাওউদ আ: (পংক্তি ৫৯ থেকে ৬৩)	34
12	নির্দেশনা	তালিমী প্রতিযোগিতা এবং আনসারুল্লাহ সিলেবাস সম্পর্কে সাধারণ নির্দেশাবলী	35
13	সিলেবাস ২০২৬	মজলিস আনসারুল্লাহ বেলজিয়ামের সিলেবাস ২০২৬	38

N°	Chapitre	Sujets	Page
01	Le Saint Coran -Apprendre par cœur	Sourate Ibrahim (versets 24 à 26), Sourate Al-Kahaf (versets 1 à 7) Sourate Al-Ambiya’ (versets 32 à 38)	08
02	Le Saint Coran -Récitation	Sourate Al-Baqarah (120 à 122) Sourate Al-Saf (7 à 10) Sourate Al-Muzammil (1 à 9)	10
03	Le Saint Coran -Commentaire	Sourate Aal-e-Imran : Verset 8	12
04	Ahadith (Paroles du Saint Prophète saw)	Le bon comportement	14
05	Contradictions	Le Statut du Seau des Prophète	15
06	L’établissement du Califat	Un système divin fort et cohérent pour établir le Califat (Première partie)	17
07	Prières	Les Prières du Jubilée... Prières spéciales, sermon du vendredi 23 août 2024	23
08	Les Compagnons de Ahmad (Le Messie Promis as)	Hazrat Maulana Ghulam Rasool Rajiki Sahib (ra)	25
09	Lecture des livres	La Fontaine de la Connaissance, une composition subtile du Messie Promis (que la paix soit sur lui). (Pages 373 à 436) Documents d'examen	28
10	Poème	Durr-e-Samin, Klaam-e-Mahmood, Klaam-e-Tahir, Durr-e-Adan et Bukhar-e-Dil	31
11	Qasida	Vers 59 à 63	34
12	Consignes	Compétitions éducatives et sportives et guide général concernant le syllabus des Ansar	35
13	Syllabus 2026	Compétitions éducatives et sportives et guide général concernant le syllabus des Ansar	38

سورۃ ابراہیم۔ آیات 24 تا 26

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاُدۡخِلَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا بِاِذۡنِ
رَبِّہِمۡ ؕ تَحِیَّتُہُمۡ فِیۡہَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا
ثَابِتٌ وَّفَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ ﴿ۙ۲۴﴾ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّہَا ؕ وَیَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ
لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۵﴾

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ایسے باغات میں داخل کئے جائیں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ اپنے ربّ کے حکم کے ساتھ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اُن کا تحفہ اُن (جنتوں) میں سلام ہوگا۔ کیا تونے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمہءطیّبہ کی ایک شجرہءطیّبہ سے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔ وہ ہر گھڑی اپنے ربّ کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔ اور اللہ انسانوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

سورۃ الکہف۔ آیات 1 تا 7

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ؕ﴿ٜ۲﴾ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا
مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ﴿ۙ۳﴾ مّٰکِثِیۡنَ فِیۡہِ

اَبَدًا ۝٤ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝٥ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً
تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝٦ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٧

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اُتاری اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔ مضبوطی سے قائم اور قائم رکھنے والا تاکہ وہ اس کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور مومنوں کو جو نیکیاں بجا لاتے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لئے بہت اچھا اجر (مقدر) ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور وہ ان لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے کہا اللہ نے بیٹا بنالیا ہے۔ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں، نہ ہی ان کے آباء و اجداد کو تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔ وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں کہتے۔ پس کیا تُو شدتِ غم کے باعث اُن کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔

سورۃ الانبیاء۔ آیات 32 تا 38

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَجَعَلْنَا فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣٢
وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝٣٣ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝٣٤ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ
اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝٣٥ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا
تُرْجَعُوْنَ ۝٣٦ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ
بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٣٧ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِىْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝٣٨

ترجمہ:۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ وہ ان کے لئے غذا فراہم کریں اور ہم نے اس میں کھلے رستے بنائے تاکہ وہ ہدایت پاویں۔اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت کے طور پر بنایا اور وہ اس کے نشانات سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔سب (اپنے اپنے) مدار میں رواں دواں ہیں۔ اور ہم نے کسی بشر کو تجھ سے پہلے ہمیشگی عطا نہیں کی۔پس اگر تُو مر جائے تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے؟ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے اور ہم تمہیں شر اور خیر کے ذریعہ سخت آزمائیں گے اور ہماری طرف (ہی) تم لوٹائے جاؤ گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جب بھی تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نہیں بناتے مگر ہنسی کا نشانہ۔(یہ کہتے ہوئے) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کے بارہ میں باتیں کرتا ہے؟ اور یہ وہی لوگ ہیں جو رحمان کے ذکر سے منکر ہیں۔ انسان جلد بازی کے خمیر سے پیدا کیا گیا ہے۔میں ضرور تمہیں اپنے نشانات دکھاؤں گا پس مجھ سے جلدی کرنے کا مطالبہ نہ کرو۔

-----★★★------

حُسنِ قرأت

سورۃ البقرۃ آیات 120 تا 122

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا ۙ وَّلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۲۰﴾ وَلَنۡ تَرۡضٰی عَنۡکَ الۡیَھُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الۡھُدٰی ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَھۡوَآءَھُمۡ بَعۡدَ الَّذِیۡ جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنۡ

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ع

سورۃ الصّف آیات 7 تا 10

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ
اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ع

سورۃ المزمل آیات 1 تا 9

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ۙ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾ۙ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ
الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ؕ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

قِيۡلًا ؕ﴿۷﴾ اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِيۡلًا ؕ﴿۸﴾ وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ تَبۡتِيۡلًا ؕ﴿۹﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذۡهُ وَكِيۡلًا ﴿۱۰﴾

-----★★★------

تفسیر القرآن (تفسیر از امام زمانہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سورۃ آلِ عمران۔آیت 8

هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ ۚؐ وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ يَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۸﴾

ترجمہ: وہی ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اسی میں سے محکم آیات بھی ہیں۔وہ کتاب کی ماں ہیں اور کچھ دوسری متشابہ (آیات) ہیں۔پس وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ چاہتے ہوئے اور اس کی تاویل کی خاطر اس میں سے اس کی پیروی کرتے ہیں جو باہم مشابہ ہے حالانکہ اللہ کے سوا اور ان کے سوا جو علم میں پختہ ہیں کوئی اس کی تاویل نہیں جانتا وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے سب ہمارے رب کی طرف سے اور عقل مندوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔

تفسیر:" ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک اور شبہات سے ہنوز لڑائی ہے پس جو شخص ایمان لاتا ہے باوجود کمزوری اور نہ مہیا ہونے کل اسباب یقین کے،اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کرلیتا ہے وہ حضرت احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے ---ایک مرد متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سن کر ہر ایک پہلو پر ابتداء امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ کے ہونے پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آجاتا ہے اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ

ٹھہرالیتاہے اور وہ حصہ جو سمجھ میں نہیں آتا اس میں سنت صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتاہے اور اس طرح تُناقُضِ کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اوراخلاص کے ساتھ ایمان لے آتاہے تب خدا تعالیٰ اس کی حالت پر رحم کر کے اور اس کے ایمان پر راضی ہو کر اور اس کی دعاؤں کو سن کر معرفت تامہ کا دروازہ اس پر کھولتاہے اور الہام اور کشوف کے ذریعے سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اس کو پہنچاتا ہے۔ لیکن متعصب آدمی جو عناد سے پُر ہوتا ہے ایسا نہیں کرتا اور وہ ان امور کو جو حق کے پہچاننے کا ذریعہ ہو سکتے ہیں تحقیر اور توہین کی نظر سے دیکھتا اور ٹھٹھے اور ہنسی میں ان کو اُڑادیتاہے اور وہ امور جو ہنوز اس پر مشتبہ ہیں ان کو اعتراض کرنے کی دستاویز بناتا ہے اور ظالم طبع لوگ ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ ہر ایک نبی کی نسبت جو پہلے نبیوں نے پیشگوئیاں کیں ان کے ہمیشہ دو حصے ہوتے رہے ہیں۔ ایک بیّنات اور محکمات جن میں کوئی استعارہ نہ تھا اور کسی تاویل کی محتاج نہ تھیں اور ایک متشابہات جو محتاجِ تاویل تھیں اور بعض استعارات اور مجاز کے پردے میں محجوب تھیں۔ پھر ان نبیوں کے ظہور اور بعثت کے وقت جو ان پیشگوئیوں کے مصداق تھے دو فریق ہوتے رہے ہیں۔ ایک فریق سعیدوں کا جنہوں نے بیّنات کو دیکھ کر ایمان لانے میں تاخیر نہ کی اور جو حصہ متشابہات کا تھا اُس کو استعارات اور مجازات کے رنگ میں سمجھ لیا آئندہ کے منتظر رہے اور اس طرح حق کو پالیا اور ٹھوکر نہ کھائی۔۔۔ جب حضرت عیسیٰؑ نے ظہور فرمایا تو یہود دو فریق ہو گئے، ایک فریق جو بہت ہی کم اور قلیل التعداد تھا اس نے حضرت مسیح کو داؤد کی نسل سے پاکر اور پھر ان کی مسکینی اور عاجزی اور راست بازی دیکھ کر اور پھر آسمانی نشانوں کو ملاحظہ کر کے اور نیز زمانہ موجودہ کو دیکھ کر کہ وہ ایک نبی مصلح کو چاہتاہے اور پہلی پیشگوئیوں کے قرار داد وقتوں کا مقابلہ کر کے یقین کر لیا کہ یہ وہی نبی ہے جس کا اسرائیل کی قوم کو وعدہ دیا گیا تھا۔۔۔ لیکن جو بدبختوں کا گروہ تھا اس نے کھلی کھلی علامتوں اور نشانوں کی طرف ذرّہ التفات نہ کیا یہاں تک کہ زمانہ کی حالت پر بھی ایک نظر نہ ڈالی اور شریرانہ حجت بازی کے ارادے سے دوسرے حصے کو جو متشابہات کا حصہ تھا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور نہایت گستاخی سے اُس مقدس کو گالیاں دینی شروع کیں اور اس کا نام ملحد اور بے دین اور کافر رکھا۔۔۔ ایسا ہی اگر آنحضرت ﷺ کے متعلق جو پیشگوئیاں توریت اور انجیل میں ہیں وہ نہایت ظاہر الفاظ میں ہوتیں کہ آنے والا نبی آخر الزماں اسماعیل کی اولاد میں سے ہو گا اور شہر مکہ میں ہو گا تو پھر یہودیوں کو آپ ﷺ کے ماننے سے کوئی انکار نہ ہو سکتا تھا لیکن خدا اپنے بندوں کو آزماتاہے کہ

ان میں متقی کون ہے جو صداقت کو اس کے نشانات سے دیکھ کر پہچانتا اور اس پر ایمان لاتا ہے۔
ایسا ہی میری قوم مسلمانوں نے میرے ساتھ معاملہ کیا یہ تو ضروری تھا کہ قدیم سنت اللہ کے موافق وہ پیشگوئیاں جو مسیح موعود کے بارے میں کی گئیں وہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتیں، ایک حصہ بیّنات کا جو اپنی ظاہری صورت پر واقع ہونے والا تھا اور ایک حصہ تشابہات کا جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں تھا۔ لیکن افسوس کہ اس قوم نے پہلے خطاکار لوگوں کے قدم پر قدم مارا اور تشابہات پر اَڑ کر اُن بیّنات کو رد کر دیا جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئی تھیں۔۔۔"

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام سورۃ آل عمران صفحات 2/3/5/8)

-----★★★-----

احادیثِ مبارکہ

اخلاقِ حسنہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ لَمْ یَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ یَقُولُ إِنَّ مِنْ خِیَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔

(بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی ﷺ 3559)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ درشت زبان نہ تھے اور نہ تکلف سے درشتی کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تم میں بہتر وہی ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا یَعْنِیهِ

(ترمذی کتاب الزہد باب فیمن تکلم بکلمۃ یضحک بھا الناس 2317)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا ایک حسن یہ بھی ہے کہ انسان لایعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

اختلافی مسائل

فیضان ختم نبوت:۔

کیاآنحضور ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا؟

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔(الاحزاب:41)

اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے جیسے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

خاتم النبیین کے اجماعی معنے:

بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین قرار دیا ہے اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ اس کے معنی ہیں "تمام انبیاء کو ختم کرنے والا" اس میں سے نہ تو کوئی مستثنیٰ ہے اور نہ ہی ان معنوں کی تخصیص جائز ہے بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ اس میں سے استثناء کرنا یا تخصیص کرنا کفر ہے اور جو ایسا کرے وہ کافر ہے۔ اس کے جواب میں ہم پوچھتے ہیں کہ پھر:

۱۔ ان علماء کا کیا فتویٰ ہے سرور کونین سید الثقلین محمد ﷺ کے متعلق جنہوں نے مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ آخری زمانہ میں نبی اللہ عیسیٰ کو ان کی اصلاح اور ہدایت کے لئے مبعوث کیا جائے گا۔

۲۔ ان علماء کا کیا فتویٰ ہے ان تمام صحابہ کرام اور محدثین کے متعلق جنہوں نے نزولِ مسیح کی احادیث کو روایت کیا اور تواتر سے روایت کیا اور ساتھ ہی یقین ظاہر کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں آنا برحق ہے اور وہ نبی اللہ ہو گا۔

۳۔ ان علماء کا کیا فتویٰ ہے کہ تمام اہل السنت والجماعت کے آئمہ اور مقلدین کے متعلق جو اس اعتقاد پر قائم ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشگوئی یقینی ہے۔ وہ یقیناً آئیں گے اور اسلام کو دنیا پر غالب کریں گے اور دجالی فتنے کا ازالہ فرمائیں گے۔

۴۔ ان علماء کا کیا فتوی ہے ان تمام متکلّمین اور مفسرین کے متعلق جنہوں نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ساتھ ہی عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کو تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ متبع شریعت محمدیہ ہو کر آئیں گے اس لئے ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔

۵۔ پھر ان علماء کا کیا فتویٰ ہے ان علماء کرام اور آئمہ عظام کے بارے میں جنہوں نے خاتم النبیین کے معنے اور تفسیر ایسی بیان کی ہے جو اس مطلب سے زیادہ اعلیٰ اور مطلب خیز ہے اور وہ امتی نبی کے آنے میں روک بھی نہیں بن سکتی۔۔۔۔

۶۔ پھر خاتم النبیین کے معنی "تمام انبیاء کو ختم کرنے والا" بالکل مبہم ہیں، سوال یہ ہے کہ جو انبیاء گزر چکے اور وفات پا گئے ہیں انہیں بندیا ختم کرنے کے کیا معنی؟ وہ تو پہلے ہی ختم ہو چکے ہیں اور ایک نبی (عیسیٰ علیہ السلام) جو عوام کے خیال کے مطابق ابھی زندہ تھے انہیں نہ ختم کر سکے

اور نہ ہی ان کا آنا بند ہوا۔

۷۔ ایک اور سوال بھی اس ترجمہ کے متعلق یہ پیدا ہوتا ہے کہ نبی بھیجنا یا نہ بھیجنا کس کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کا یا نبی کریم ﷺ کا؟ قرآن کریم (سورہ الدخان آیت ۵،۴) میں فرمایا" انا کنا مرسلین" کہ ہم ہی رسول بھیجتے ہیں۔ پس جب رسول بھیجنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو بند کرنا یا ختم کرنا بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اس طرح خاتم النبیین تو خدا کی صفت قرار پائی۔ وہی مرسل النبیین ہوا اور وہی خاتم النبیین ہوا۔ حالانکہ قرآن مجید کی گواہی یہ ہے کہ رسول پاک ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

زوجہ رسول ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

لوگو! آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین تو کہو مگر ہرگز یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (تفسیر الدر المنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

پھر دوسرے انبیاء تو ہمیشہ خواہش کرتے بلکہ دعا مانگتے رہے کہ خدا تعالیٰ ان کے متبعین کو بڑے روحانی درجات عطا فرمائے اور اپنے قرب سے انہیں نواز تا رہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں ہمارے سامنے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اعلان ہو گیا کہ میری امت میں سے کسی کو نبوت کا اعلیٰ اور بلند مرتبہ نصیب نہ ہو گا کیا یہی فضیلت ہے جو آپ کو عطا کی گئی، کیا یہی اعلیٰ درجہ ہے جو آپ کی امت کے حصہ میں آیا؟ پہلی امتوں میں شہداء اور صدیقین کے علاوہ خدا تعالیٰ انبیاء بھی مبعوث فرماتا رہا لیکن اس امت میں شہداء اور صدیقین تو ہونگے مگر کسی فرد کو نبوت کے شرف سے نہ نوازا جائے گا۔ شیخ رشید رضا" من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"ھذہ الاصناف الاربعۃ ھم صفوۃ اللہ من عبادہ وقد کانوا موجودین فی کل امۃ۔ ومن اطاع اللہ والرسول من ھذہ الامۃ کان منھم و حشر یوم القیامۃ معھم۔ لانہ وقد ختم اللہ النبوۃ والرسالۃ لابد ان یرتقی فی الاتباع الی درجۃ احد الاصناف الثلثۃ: الصدیقین والشھداء والصلحین"۔

(تفسیر القرآن الحکیم جزء ۵ صفحہ ۲۴۷)

کہ یہ چار قسمیں (نبی، صدیق، شہید اور صالح) خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں اور یہ لوگ پہلی تمام امتوں میں موجود تھے اور اس امت میں جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ ان میں سے ہو گا اور قیامت کے دن ان کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور رسالت کو ختم کر دیا ہے اس لئے آئندہ ان تین قسموں میں سے کسی ایک قسم تک ہی ترقی ہو سکے گی یعنی صدیق، شہید اور صالح تک۔

ہم پوچھتے ہیں کہ پھر امتِ مسلمہ کی فضیلت کیا ہوئی؟ پھر کس وجہ سے اس امت کو خیر امت کہا جائے؟ جب ختم نبوت کے یہ معنی لئے جائیں کہ اس امت میں کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا آخر اسے کیوں بہترین امت تسلیم کیا جائے۔ صرف دعویٰ ہی تو کافی نہیں ہو سکتا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی و معہودؑ، بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

”مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبییّن نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّت، یقین، معرفت اور بصیرت سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف بھی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختمِ نبوّت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں، انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختمِ نبوّت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرتِ تامّ سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختمِ نبوّت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اِس چشمہ سے سیراب ہوں۔“۔

(ملفوظات۔ جلد اول۔ صفحہ ۳۴۲)

-----★★★-----

خلافت کے قیام کا مضبوط اور مربوط الٰہی نظام

خالقِ کائنات کا انسان کے ساتھ رشتہ طبعی اور فطری ہے جیسے والدین اور اولاد کا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۔(البقرۃ۔200)

یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

فطرت اور روحانیات کے رازداں مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ ۔۔۔ذکر اللہ کو ذکر آباء سے مشابہت دی ہے۔اس میں یہ سِرّ ہے کہ آباء کی محبّت ذاتی اور فطری محبّت ہوتی ہے۔ دیکھو بچے کو جب ماں مارتی ہے وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے۔ گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبّت کا تعلُّق پیدا کرے۔ اس محبّت کے بعد اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصلی مقام معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیے"

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 03 صفحہ 282)

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑ کا نمک ۔۔۔ اس سے ہے شورِ محبّت عاشقانِ زار کا

کائنات اور موجودات کی تخلیق کی ترتیب بھی اس امر پر شاہد ہے۔ چنانچہ اللہ نے انسان کی تخلیق سے قبل ملائکہ، سورج

،چاند، ستارے، زمین، جمادات، نباتات حیوانات وغیرہ بنائے۔ اسطرح مکمل ضروریات مہیا کرنے کے بعد انسان کو تخلیق کیا اور کائنات میں موجود تمام اشیاء کو بشمول ملائکہ کے انسان کی خدمت پر مامور کردیا۔ (الجاثیہ 14) اور انسان کے متعلق فرمایا کہ انسان کو میں نے اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے (الذّاریات 57) اس رشتے کی نوعیت سمجھانے اور اس کو دائمی بنانے کا ڈھنگ سکھانے کے لئے سورہ فاتحہ میں اپنی بنیادی صفات بیان کرنے کے معاً بعد فرمایا کہو! تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور اس کے لیے تجھی سے ہم مدد طلب کرتے ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا "اللہ کا رنگ پکڑو، اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے" (البقرہ 139)۔

اس مقصودِ پیدائش کو عملی زندگی میں حاصل کرنے کے لئے اسوہ اور نمونہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے زمین میں اپنا جانشیں مقرر کرنے کا سلسلہ جاری فرمایا جسے خلیفہ کے نام سے موسوم فرمایا۔ چنانچہ خلافت کو زمین میں قائم کرنے کی یاد دلاتے ہوئے فرمایا "وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلَائِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً" اور یاد کر جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس خلافت کے ذریعہ سے ایک نیک اور خدا کی عبادت کرنے والی جماعت قائم کرنے کا سلسلہ جاری فرمایا۔

نظام خلافت کی نسبت سے چار وجود اور ان کا تعارف

اس مقدّس و بابرکت نظام کے سمجھنے اور اس سے فیض پانے کے لئے بنیادی ڈھانچے میں شامل چار وجودوں کی ماہیت اور کیفیت سمجھنا سود مند ہوگا۔ اور خلیفۃ اللہ سے اخلاص و وفا کا تعلّق رکھنے اور اس کے وجود سے وابستہ فیوض و برکات سے حصّہ پانے کی طرف رہنمائی اور ان کے حصول کی امنگ اور تڑپ پیدا ہوگی۔ وہ وجود ہیں: 1۔ ربّ 2۔ ک۔ یعنی مخاطب نفس 3۔ ملائکہ۔ 4۔ خَلیفہ۔

1۔ ربّ:

اس کے لغوی معنیٰ ہیں وجود کو پیدا کرنے والا اور تدریجی طور پر ترقی دیتے دیتے کمال تک پہنچانے والا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ" (زمر 7)۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خلق کے بعد دوسری خَلق عطا کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے۔ یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ۔ مامورِ

زمانہؑ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"یعنی وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیرے پردوں میں پیدا کرتا ہے اس حکمتِ کاملہ سے کہ ایک پیدائش اور قسم کی ایک اور قسم کی بناتا ہے یعنی ہر عضو کو صورت مختلف اور خاصیتیں اور طاقتیں الگ الگ بخشتا ہے۔ یہاں تک کہ قالبِ بے جان میں جان ڈال دیتا ہے۔ نہ اس کو اندھیرا کام کرنے سے روکتا ہے اور نہ مختلف قسموں اور خاصیتوں کے اعضاء بنانا اس پر مشکل ہوتا ہے اور سلسلہ پیدائش ہمیشہ جاری رکھنے میں اس کو کچھ دقّت اور حرج واقع ہوتا ہے۔ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُم وہی جو ہمیشہ اس قدرت کو بپا اور قائم رکھتا ہے وہی تمہارا رب ہے یعنی اسی قدرتِ تامّہ سے اس کی ربوبیتِ تامّہ جو عدم سے وجود اور وجود سے کمالِ وجود بخشنے کو کہتے ہیں ثابت ہوتا ہے۔"

(پرانی تحریریں روحانی خزائن جلد2 صفحہ 13، 14)

2۔ نفس:۔

وکی پیڈیا میں ہے "نفس ذاتِ شے کو کہتے ہیں خواہ جوہر ہو یا عرض (جو بذاتِ خود قائم ہو وہ جوہر ہے۔ عرض وہ چیز ہے جو دوسری چیز کی وجہ سے قائم ہو) نفس سے مراد جان یا روحِ انسانی ہے اسی کو ادراک کہتے ہیں اور وہی دراصل انسان ہے اور یہ جسم اکتسابِ کمالات کے لئے اس کا آلہ ہے۔ اور نفوسِ انسانیہ اپنی استعداد اور فیضان کے لحاظ سے مختلف مراتب اور درجات پر ہوتے ہیں۔ نفس انسان کا جسم مٹی اور روح سے مرکّب ہے روح کا تعلُّق انسان کے دل سے ہوتا ہے جبکہ نفس کا تعلُّق جسم سے ہوتا ہے۔

انسان میں اللہ تعالیٰ نے دو متضاد اور مختلف قوّتیں پیدا کی ہیں ایک قوّت اس کو خیر پر آمادہ کرنے والی ہے جس کا نام روح ہے۔ اور دوسری قوت شرّ پر آمادہ کرنے والی ہے اس کو نفس کہتے ہیں۔ سنن ترمذی کتاب الدّعوات میں ہے۔ **اَللّٰھُمَّ اَلھِمنِی رُشدِی وَ اَعِذنِی من شَرِّ نَفسِی** یعنی یہ دعا کیا کرو کہ اے میرے اللہ مجھے میری بھلائی کی باتیں الہام کر اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا۔

حضرت مسیح موعودؑ نفسِ انسانی کے بیان میں سورہ شمس کی روشنی میں فرماتے ہیں:۔

"قسم ہے انسان کے نفس کی اور اس کی جس نے اسے اعتدالِ کامل وضعِ استقامت جمیع کمالاتِ متفرّقہ عنائت کیے اور کسی

کمال سے محروم نہ رکھابلکہ سب کمالاتِ مُتفرّقہ جو پہلی قسموں کے نیچے ذکر کئے گئے ہیں اس میں جمع کر دیے اس طرح پر کہ انسان کامل کانفس آفتاب اور اس کی دھوپ کا بھی کمال اپنے اندر رکھتا ہے اور چاند کے خواص بھی اس میں پائے جاتے ہیں کہ وہ اکتسابِ فیض دوسرے سے کر سکتا ہے۔ اور ایک نور سے بطور استفادہ اپنے اندر بھی نور لے سکتا ہے۔ اور اس میں روزِ روشن کے بھی خواص موجود ہیں جیسے محنت اور مزدوری کرنے والے لوگ دن کی روشنی میں کماحقّہٗ اپنے کاروبار کو انجام دے سکتے ہیں ایسا ہی حق کے طالب اور سلوک کی راہوں کو اختیار کرنے والے انسانِ کامل کے نمونہ پر چل کر بہت آسانی اور صفائی سے اپنی مہمّاتِ دینیہ کو انجام دیتے ہیں سو وہ دن کی طرح اپنے تئیں بکمال صفائی ظاہر کر سکتا ہے اور ساری خاصیّتیں دن کی اپنے اندر رکھتا ہے"۔

(توضیح مرام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 77)

3۔ملائکہ۔ نفس کے قویٰ کی تکمیل کے لئے اسبابِ خارجیہ

ملائکہ یعنی فرشتوں کے وجود اور انسان سے ان کا تعلق سمجھاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "یہ بات طے شدہ اور فیصلہ شدہ ہے کہ ہمارے اجسام کی ظاہری تربیت اور تکمیل کے لئے اور نیز اس کام کے لئے کہ ہمارے ظاہری حواس کے افعال مطلوبہ کماینبغی صادر ہو سکیں خدا تعالیٰ نے یہ قانون قدرت رکھا ہے کہ عناصر اور شمس و قمر اور تمام ستاروں کو اس خدمت میں لگا دیا ہے کہ وہ ہمارے اجسام اور قویٰ کو مدد پہنچا کر ان سے بوجہ احسن ان کے تمام کام صادر کراویں۔۔۔ مثلاً ہماری آنکھ اپنی ذاتی روشنی سے کسی کام کو بھی انجام نہیں دے سکتی جب تک آفتاب کی روشنی اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اور ہمارے کان محض اپنی قوتِ شنوائی سے کچھ بھی سن نہیں سکتے جب تک کہ ہوا متکیّف بصوت ان کی ممدّ و معاون نہ ہو۔ پس اس سے کیا یہ ثابت نہیں کہ خدا تعالیٰ کے قانون نے ہمارے قویٰ کی تکمیل اسبابِ خارجیہ میں رکھی ہے۔ ہماری فطرت ایسی نہیں کہ اسبابِ خارجیہ سے مستغنی ہو۔۔۔ سو وہ اشیاءِ خارجیہ جو ہماری روحانیت پر اثر ڈال کر شمس اور قمر اور عناصر کی طرح جو اغراض جسمانی کے لئے ممدّ ہیں ہماری اغراضِ روحانی کو پورا کرتی ہیں انہیں کا نام ہم ملائک رکھتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام رحانی خزائن جلد 5 صفحہ 34، 133 ح)

جہاں تک ہم نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں اور جس قدر ہم اپنے فکر اور فہم اور سوچ سے کام لیتے ہیں صریح اور صاف اور بدیہی طور پر ہمیں نظر آتا ہے کہ ہر یک فیضان کے لئے ہم میں اور ہمارے خداوند کریم میں عِلَلِ متوسّطہ ہیں جن کے توسُّط سے ہر یک

قوت اپنی حاجت کے موافق فیضان پاتی ہے۔پس اسی دلیل سے ملائک اور جنّات کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔۔۔سو قانونِ قدرت کے ملاحظہ نے قطعی اور یقینی طور پر ہم پر کھول دیا ہے کہ وہ مُمِدّات اور معاونات خارج میں موجود ہیں گو ان کی کنہ اور کیفیت ہم کو معلوم ہو یا نہ۔مگر یہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ نہ براہِ راست خدا تعالیٰ ہے اور نہ ہماری ہی قوتیں اور ہمارے ہی ملکے ہیں بلکہ وہ ان دونوں قسموں سے الگ ایسی مخلوق چیزیں ہیں جو ایک مستقل وجود اپنا رکھتی ہیں۔اور جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الی الخیر رکھیں گے تو اسی کو ہم روح القدس یا جبریل کہیں گے۔اور جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الی الشّر رکھیں گے تو اسی کو ہم شیطان اور ابلیس کے نام سے بھی موسوم کریں گے۔یہ تو ضرور نہیں کہ ہم روح القدس یا شیطان ہر تاریک دل کو دکھلاویں اگرچہ عارف ان کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور کشفی مشاہدات سے وہ دونوں نظر بھی آجاتے ہیں۔مگر محجوب کے لئے جو نہ ابھی شیطان کو دیکھ سکتا ہے نہ روح القدس کو یہ ثبوت کافی ہے کیونکہ متاثر کے وجود سے موثر کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 86،87)

4-خلیفہ:۔

خلافت ایک عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی کسی کے پیچھے آنے یا کسی کا قائم مقام بننے یا کسی کا نائب ہو کر اس کی نیابت کے فرائض سرانجام دینے کے ہیں۔اور اصطلاحی طور پر خلیفہ کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔اول وہ ربّانی مصلح جو خدا کی طرف سے دنیا میں کسی اصلاحی کام کے لئے مامور ہو کر مبعوث کیا جاتا ہے۔چنانچہ اس معنی میں تمام انبیاء اور رسول خلیفۃ اللہ کہلاتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نائب ہونے کی حیثیت میں کام کرتے ہیں اور انہی معنوں میں قرآن شریف نے حضرت آدمؑ اور حضرت داوٗدؑ کو ''خلیفہ'' کے نام سے یاد کیا ہے۔دوم وہ برگزیدہ شخص جو کسی نبی یا روحانی مصلح کی وفات کے بعد اس کے کام کی تکمیل کے لئے اس کا قائم مقام اور اس کی جماعت کا امام بنتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ بنے۔

قیامِ خلافت کا ایک مضبوط الٰہی نظام

آیت "وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً" کی محرّرہ بالہ وضاحت سے ثابت ہوا کہ انسان کی تخلیق کا خالقِ کائنات کی نظر میں ایک خاص مقصد ہے اور اس کے حصول میں اس کی معاونت کے لئے اللہ جلّ شانہ ایک

مضبوط آفاقی اور کائناتی نظام کے تحت خلافت قائم فرماتا ہے۔اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کے ساتھ ہی فرشتوں کا نزول ہوتا ہے ،انسانی دلوں میں پاک تبدیلیاں آتی ہیں۔ معاشرے میں نیکی ،امن ہمدردی اور بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔اس کے عملی مظاہرے کا حال بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں　　　وحشیوں کو دیں کا سکھلانا کیا مشکل تھا کار۔

پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ　　　معنی رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

نبی کریم ﷺ کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ معاشرے میں عظیم اخلاقی و روحانی انقلاب برپا ہوا۔بلکہ ابوبکر جیسے ایک تاجر پیشہ نے خلیفۃ اللہ کی صحبت میں ایسی ترقی کی کہ سلطنت کا بادشاہ بنا دیا گیا۔آپ کے والد عثمان بن عامر آپ کے خلیفہ بننے پر بے اختیار پکار اٹھے کہ اگر ابنِ ابی قحافہ خلیفہ بن گیا ہے تو بہت بڑا معجزہ ہے اور محمد ﷺ کے خلیفۃ اللہ ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ایک یتیم امّیِ بے کس دنیاوی طاقتوں کے مقابلہ میں فتوحات پاتا ہے۔ نیز اس زمانے کی عالمی سپر طاقت کسریٰ کو جو آپ ﷺ کی تذلیل کا فیصلہ کرتا ہے تو جواب دیا جاتا ہے جاؤ آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا کو ہلاک کر ڈالا ہے۔اور ایسا ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔اس امر پر شہادت ہے کہ ایک ایسی قادرِ مطلق حیّ وقیّوم ہستی موجود ہے جو زمین میں اپنے خلیفہ کو قائم کرکے بنی نوع انسان کو اپنی تخلیق کا مقصد یاد دلاتی ہے ،اس مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر زندگی گذارنا سکھاتی ہے اور کامیابی پانے والوں کو نہائت رأفت و محبّت سے نوید سناتی ہے "يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۔فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ۔وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ"۔اے نفسِ مطمئنّہ !اپنے ربّ کی طرف لوٹ جا،راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔

اسلام کی نشاۃِ اولیٰ کے وقت صحابہ رضوان اللہ علیہم نے خلافت سے جُڑی انفرادی اور قومی برکات و بھلائیوں کا خود تجربہ اور مشاہدہ کیا اس لئے حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں جب خلافت سے معزولی کا فتنہ اٹھا تو ایک صحابی نے سخت تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:۔عَجِبتُ لِمَا یَخوضُ النَّاسُ فِیه یَرُومُونَ الخِلَافَةَ اَن تَزُولا وَلَو زَالَت لَزَالَ الخَیرُ عَنهُم وَ لَا قُوا بَعدَهَا ذُلّا ذَلِیلَا یعنی لوگ جن سازشوں میں لگے ہوئے ہیں مجھے اس پر افسوس اور حیرت ہے۔وہ چاہتے ہیں خلافت جاتی رہے۔اور میں انتباہ کرتا ہوں کہ اگر خلافت اٹھ گئی تو ان سے خیر اور بھلائی بھی چھن جائے گی۔اور

اس کے بعد ان کے لئے ذلّتوں کے تھپیڑے ہونگے اور پستی کی گہرائیوں میں گریں گے۔ الٰہی تقدیر کے مطابق خلافتِ راشدہ ختم ہوئی اور ملوکیت و جبری بادشاہتیں قائم ہوگئیں۔ پچاس سے زائد مسلم ممالک ہیں مگر شکوہ کناں ہیں کہ

رحمتیں تیری ہیں اغیار کے کاشانوں پر　　　برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

-----★★★------

صد سالہ جوبلی دعائیں

ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لیے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

دو نفل روزانہ ادا کیے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کیے جائیں۔

سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ۔(سورۃ البقرۃ251)

ترجمہ:۔ اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ھَدَیۡتَنَا وَھَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ۔(سورۃ آلِ عمران 9)

ترجمہ:۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔۔(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ۔(ابوداؤد)

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

1) (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ۔

ترجمہ:۔ مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔

(روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

درود شریف روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں۔

-----★★★-----

محفوظ قلعہ میں پناہ لینے کی خصوصی دعائیں (خطبہ جمعہ 23 اگست 2024ء)

200 مرتبہ درود شریف کا ورد

(بڑی عمر کے افراد 200 مرتبہ۔۔۔15 سے 25 سال کے افراد کم ازکم 100 مرتبہ۔۔۔بچے 33 مرتبہ۔۔۔ چھوٹے بچے 3 سے 4 مرتبہ والدین کے ساتھ)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:۔ پاک اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد ﷺ کی آل پر

Holly is Allah and worthy of all praise. Holy is Allah, the Great. O Allah! Bestow Your blessings on Muhammad[sa] and on the people of Muhammd[sa].

100 مرتبہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

ترجمہ:۔ میں اللہ سے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا ربّ ہے اور میں اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

I seek forgiveness from Allah, my Lord, for all my sins and turn to Him.

100 دفعہ درج ذیل دعا

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

ترجمہ:۔ اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔اے میرے ربّ! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

O my Lord! Every thing serves You. Therefore, O my Lord, protect me and help me and have mercy on me

-----★★★-----

اصحابِ احمدؑ

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کا نام ذہن میں آتے ہی قبولیت دعا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کے زندہ تعلق کا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ درحقیقت آپ کی زندگی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے پیاروں کی اطاعت کے واقعات سے رنگین نظر آتی ہے۔ دعوت الی اللہ آپ کا دینی مشغلہ تھا اور گاؤں کے گاؤں آپ کے ذریعہ سے دینِ حق میں داخل ہوئے، قران کریم کے حقائق و معارف بیان کرنے میں ایک خاص ملکہ حاصل تھا اور ہمیشہ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے۔

آپؓ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ممتاز اور پرانے رفقاؤ میں سے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قران کریم کے معارف سے وافر حصہ عنایت فرمایا اور آپ نے جماعت کے لیے اپنی زندگی وقف کر کے دین کی سربلندی کے لیے ساری عمر خدمات سرانجام دیں اور جماعت میں عزت و احترام کا خاص مقام حاصل کیا۔ آپ کو اللہ تعالی نے بزرگی کا خاص مقام عطا فرمایا آپ کی دعاؤں کو اپنی جناب سے خاص قبولیت کا شرف بخشا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ خلافت احمدیہ سے محبت و وفا اور اخلاص کے تعلق میں بھی بہت بڑھے ہوئے تھے۔

ولادت، وطن، تعلیم:۔ آپ کی پیدائش 1877ء اور 1879ء کے دوران بھادوں کے موسم میں راجیکی ضلع گجرات (پنجاب) میں ہوئی آپ کی کنیت ابوالبرکات تھی آپ کے والد کا نام میاں کرم دین صاحب اور والدہ کا نام آمنہ بی بی صاحبہ تھا آپ کی قوم وڑائچ تھی آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ کی پیدائش سے قبل خواب میں دیکھا تھا کہ گھر میں ایک چراغ روشن ہوا ہے جس کی روشنی سے سارا گھر جگمگا اٹھا ہے آپ نے پرائمری تک کی تعلیم موضع منگووال ضلع گجرات میں پائی اور مڈل کی تعلیم کے لیے قصبہ کنجاہ میں داخل ہوئے۔

حضرت مسیح موعودؑ سے تعارف:۔ جن دنوں آپ گولیکی گاؤں میں حضرت مولانا امام الدین صاحب سے پڑھا کرتے تھے انہی دنوں کی بات ہے کہ آپ بیت الذکر میں حضرت مولانا صاحب سے سبق پڑھ رہے تھے کہ ایک سپاہی آیا جس کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام تھی۔ حضرت مولانا امام الدین صاحب نے یہ کتاب دیکھی تو پڑھنے کی خاطر کچھ دنوں کے لیے اس سپاہی سے لے لی۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے بھی اس کتاب کو پڑھا اور اس طرح آپ کو حضرت مسیح موعودؑ اور آپ علیہ السلام کے پیغام کا تعارف ہوا۔ یہ کتاب پڑھنے کے بعد آپ نے اپنے استاد حضرت مولانا امام الدین صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا کہ آپ علیہ السلام قادیان ضلع گورداسپور کے رہنے والے غلام احمد صاحب ہیں اور یہ کہ آپ علیہ السلام نے مسیح و مہدی ہونے کا دعوی کیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب پڑھنے اور آپ علیہ السلام کا تعارف سننے کے بعد پہلا فقرہ جو آپ کے منہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نکلا وہ یہ تھا کہ دنیا بھر میں اس شخص کے برابر کوئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق نہیں ہوا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور زیارت :۔ ستمبر یا اکتوبر 1897ء میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا جس کو حضرت مسیح موعودؑ نے منظور فرمالیا اور آپ کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب بھی موصول ہو گیا۔ جب آپ کے استاد حضرت مولوی امام الدین صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے بیعت کرنے میں جلدی کی ہے بہتر ہوتا ہے کہ آپ پوری تحقیق کرتے تا کہ آپ کو تسلی ہو جاتی۔ آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری تسلی ہو گئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کا شرف آپ کو 1899ء میں نصیب ہوا۔ آپ کے ساتھ آپ کے استاد حضرت مولانا امام الدین صاحب بھی قادیان ائے اور انہوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی آپ خود قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت اور بیعت کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ بیت (مبارک) کے زینہ سے چڑھتے ہوئے میں تو نظرانہ پیش کرنے کے لیے رقم نکالنے لگا اور حضرت مولوی صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں جا پہنچے۔ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشتے ہی فرمایا وہ جو لڑکا آپ کے پیچھے آرہا ہے اس کو بلاؤ ۔ چنانچہ مولوی امام الدین صاحب پیچھے لوٹے اور مجھے کہنے لگے کہ حضور علیہ السلام آپ کو یاد کرتے ہیں۔ میں بے ساختہ حضور علیہ السلام کے قدموں پر گر گیا اور روتے روتے میری ہچکی بندھ گئی۔ حضور علیہ السلام نے نہایت شفقت سے میرے سر پر اور میری پیٹھ پر دست مسیحائی پھیرا اور مجھے دلاسہ دیا اور میں نے دوبارہ دستی بیعت کی۔

(حیات قدسی حصہ اول صفحہ 2019)

حضرت مسیح موعودؑ کی شفقت :۔ زلزلہ کے زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ باغ میں خیمہ لگا کر رہتے تھے تو مولوی صاحب نے ایک دن اپنے کرتے کے بٹن کھول کر عرض کیا کہ حضور میرے سینہ پر پھونک ماریں اور دست مبارک بھی پھیریں۔ حضور علیہ السلام نے آپ کی خواہش پر از راہ شفقت ایسا ہی کیا۔ ایک دفعہ آپ نے بیت مبارک میں 133 اشعار پر مشتمل اپنا ایک قصیدہ سنایا جس کا ایک شعر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت پسند فرمایا اور دوبارہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ کو بارہا حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔۔ ان بابرکت ایام کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ کیا ہی بابرکت زمانہ تھا کہ نماز کے وقت نمازیوں کے خشوع وخضوع و رقّتِ قلب اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ گڑگڑانے اور آہ وبکا کرنے کا شور بیت مبارک میں بلند ہوتا تھا۔۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے زمانہ میں حضور علیہ السلام کی معیت میں قادیان میں شاید ہی کوئی نماز پڑھی ہو گی جو رقتِ قلب اور اشکبار آنکھوں سے ادا نہ کی گئی ہو۔ علاوہ اس کے دعا کرنے پر جواب بھی فوراً مل جاتا خواہ رات کو رویا کے ذریعہ یا کشفی طور پر یا بذریعہ الہام کے۔

(حیات قدسی حصہ سوم صفحہ 97)

شادی :۔ ایک دفعہ ایک دوست کے ساتھ حافظ آباد گئے وہاں حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادے مکرم حکیم محمد حیات صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کے لیے دعا کی درخواست کی جو بہت بیمار تھیں۔ آپ نے ان کے لیے دعا کرنے کے ساتھ ساتھ دم بھی کیا جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ٹھیک ہو گئیں۔ رات کو حکیم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ان کے گھر میں اچانک ایک بہت بڑا

چراغ روشن ہوگیا ہے اور خواب میں فرشتہ نے بتایا کہ یہ چراغ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ہیں چنانچہ حکیم صاحب نے اپنی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ بخت صاحبہ کا رشتہ بہت اصرار سے پیش کیا جو مولوی صاحب نے استخارہ کے بعد قبول کرلیا اور اس طرح ان سے آپ کی شادی ہوگئی۔

خلافت احمدیہ پر مضبوط ایمان:۔ اس طرح ایک دفعہ آپ نے قادیان میں مکان بنوانے کے لیے قرض لیا جب اس قرض کی ادائیگی میں آپ کو دِقّت کا سامنا ہوا تو آپ نے اس کے لیے رمضان کے مہینے میں خصوصی دعا کا سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں جب میں نے خاص توجہ سے اس گراں بار قرض کے اترنے کے لیے دعا کی اور دعا کرتے ہوئے اٹھواں دن ہوا تو اللہ تعالیٰ کی قدوس ذات میرے ساتھ ہم کلام ہوئی اور اس پیارے اور محبوب مولا نے مجھ سے ان الفاظ میں کلام فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا قرض جلد اتر جائے تو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو بھی شامل کرالے۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 6-7)

علمی قابلیت و قلمی خدمات:۔ صوفیانہ اور درویشانہ مزاج کے ساتھ ساتھ آپ علمی لحاظ سے بھی ایک بہت بلند اور خاص مقام رکھتے تھے آپ کی عربی دانی نہ صرف جماعت میں بلکہ غیر از جماعت اہل علم حضرات کے نزدیک بھی مسلم تھی آپ کے عربی قصائد منقوطہ و غیر منقوطہ (نقطوں والے اور بغیر نقطوں کے) نے آپ کی عربی دانی اور علم کا سب سے لوہا منوایا تھا۔ آپ کے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نور اللہ مرقدہ نے جن کے فیض صحبت سے آپ نے بہت کچھ حصہ پایا اور آپ کے علم و عرفان کو جلا نصیب ہوئی، آپ کے متعلق فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا اللہ تعالیٰ نے جو بحر کھولا ہے وہ بھی زیادہ تر اسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے ان کی علمی حالت ایسی نہیں تھی مگر بعد میں جیسے یکدم کسی کو پستی سے اٹھا کر بلندی تک پہنچا دیا جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے ان کو قبولیت عطا فرمائی اور ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی کہ صوفی مزاج لوگوں کے لیے ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ دلوں پر اثر کرنے والی اور شبہات و وساوس کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں میں شملہ گیا تو ایک دوست نے بتایا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی یہاں آئے اور انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کی جو رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی تقریر کے بعد ایک ہندو ان کی منتیں کرکے انہیں اپنے گھر لے گیا اور کہنے لگا کہ آپ ہمارے گھر میں چلیں آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں برکت نازل ہوگی۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 1940) اس طرح حقائق و معارف سے پُر آپ کی جلسہ سالانہ کی تقاریر بھی شائع ہوئیں جن میں سے بعض علیحدہ کتابی صورت میں بھی طبع ہوئیں آپ کی تصانیف میں سے حیات قدسی، توحید باری تعالیٰ کشف الحقائق، کلمۃ الفصل (عربی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے ہزاروں صفحات پر مشتمل علمی مسودات بھی اپنی یادگار چھوڑے جن کے بعض حصے حیات قدسی میں شامل ہیں۔ آپ بیک وقت عربی فارسی اردو اور پنجابی کے قادر الکلام شاعر تھے اپ کی پنجابی نظمیں اور سہ حرفیاں بہت مقبول ہوئیں اور خاص طور پر آپ کی نظم جھوک مہدی والی تو دیہاتی جماعتوں میں زبان زد

عام رہی اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنی۔

تکالیف پر صبر و ثبات اور اعلائے کلمۃ اللہ میں استقلال:۔ حضرت مولوی صاحب اپنی زندگی کے اکثر حصہ میں اعصابی امراض کا شکار رہے ہیں۔ لیکن باوجود شدید تکلیف کے آپ صبر و تسلیم کے ساتھ ہر وقت خدمت دین کے لیے مستعد رہے آپ نے سالہا سال تک بیت اقصیٰ قادیان میں رمضان المبارک کے دوران درس دیا۔ کئی دفعہ شدید دماغی محنت کے باعث اعصابی دورہ کا حملہ ہو جاتا اور آپ کی آنکھوں اور چہرہ پر تشنج کی کھچاوٹ پیدا ہو جاتی۔ لیکن آپ ایسی حالت میں بھی درس القرآن میں مصروف رہتے۔ بعض دوست ہمدردی سے آرام کا مشورہ دیتے تو آپ پنجابی زبان کی کہاوت بیان کرتے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر گڑ کھاتے ہوئے کسی کی موت واقع ہو تو ہونے دو اور فرماتے کہ اگر میری موت کلام الٰہی سناتے ہوئے واقع ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوگی۔ آپ کو تقریباً ایک سال تک پیشاب کی بندش اور سینہ میں درد کی تکالیف لاحق رہیں جن کی وجہ سے آپ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ درمیان میں بعض دفعہ ان تکالیف سے آفاقہ ہو جاتا لیکن پھر یہ تکالیف دوبارہ شروع ہو جاتیں۔ بالآخر آپ مورخہ 15 دسمبر 1963 کو نماز عشاء کے وقت سات بجے کے قریب 85 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

-----★★★------

مطالعۂ کتب 2025ء (پرچہ الف)

کتاب: "چشمہ معرفت" تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام (صفحہ 373 تا 436)

نام ناصر:.. نام مجلس:..................................

(نوٹ):۔ ہر ناصر سے گزارش ہے کہ یہ پرچہ کتاب سے مدد لے کر حل کرے اور 31 مارچ تک اپنے زعیم مجلس کو دے دے تاکہ وہ حل شدہ پرچے قائد تعلیم کو مہیا کر سکیں۔ مقابلہ جیتنے والوں کا اعلان سالانہ اجتماع انصاراللہ کے موقع پر کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

❖ :۔ پرچہ (الف) عبارات میں دی گئی خالی جگہیں کتاب کو دیکھ کر درست الفاظ سے مکمل کریں۔ کل نمبر۔ 100

1) پس جب کہ ان کے نزدیک.................. ثابت نہیں تو پھر الہامی کتاب جس کا وجود...
.........ان کے نزدیک کوئی بھی نہیں۔

2) بلکہ ان کے نزدیک وہ سب.................... لہذا ان کے نزدیک بھی...

روح میں اور پر میشر میں کوئی رشتہ نہیں۔

3) پس واضح ہو کہ..................اور جس بات کو اپنی پاک کتاب کے ذریعہ..................................
....اور اس کا الہام سچ ہے۔

4) ہم خدا کے نبیوں میں تفرقہ نہیں ڈالتے..بلکہ ہم سب کو قبول کرتے
ہیں..اور ہم اس طرح پر جو خدا نے سکھایا ہے..................ہیں۔

5) یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ..وہ صرف اُس زمانہ تک محدود نہ
تھے..................جاری ہے۔

6) اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا..خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ..................
.... جیسا کہ وہ اُس زبان میں فرماتا ہے..چہ کنم۔

7) حضرت عیسیٰ انجیل میں فرماتے ہیں کہ..میں صرف..................آیا ہوں۔

8) اور اس سے بڑھ کر یہ حکم ہے کہ تم بنی نوع سے..مروت ہے۔

9) اے مکہ تو میرا پیارا شہر اور پیارا وطن تھا..ہر گز نہ نکلتا..................
....نکالا جائے گا۔

10) اور خدا ان لوگوں سے پیار کرتا ہے..
خاص کر..دے چکے ہوں۔

11) کیا تم ایسی قوم سے نہیں لڑو گے..اور چاہا کہ رسول خدا کو جلاوطن کر دیں.....
..................اور اگر وہ صلح..جھک جاؤ۔

12) جس دین کے ہاتھ میں ہمیشہ..موجود ہیں..................................
....زمینی ہتھیاروں کی کیا ضرورت ہے۔

13) پھر یہ خیالات کہ کوئی..ان خیالات سے یہ ثابت ہوتا ہے
....مخالفت کرے گا۔

14) غرض خدا کے وہ جلالی معجزات..جو کوہ طور پر ظاہر

....ظاہر ہو رہے ہیں۔

15) اور یہ بات بھی کوئی صحیح حجت نہیں کہ فلاں..................................خدا کی کتاب ہے۔

16) وہ امتیازی نشان کہ جو...عقل سلیم نے قرار دیا ہے

....پایا جاتا ہے۔

17) خدا نے قرآن شریف میں فرمایا تھا کہ جو شخص..ایمان لائے

گا.............................دیئے جائیں گے۔

18) میں تجھے لوگوں کے لیے ایک امام بناؤں گا۔..کا پیشوا ہو گا۔ وہ ہر

ایک...تیرے لیے لائیں گے۔

19) غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتوں...جاتے ہیں اور

وہ..نہیں کر سکتی۔

20) ایسا ہی شق القمر کا عالی شان معجزہ..مذکور ہے کہ

آنحضرت ﷺ کی انگلی..اس معجزہ کو دیکھا۔

21) اور قرآن شریف کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں..سراسر مطابق ہے

22) جب انسان پر اس مرتبہ تک محبت الہٰی..جل جاتی ہیں

اور انسان......................................پیدا ہو جاتا ہے۔

23) جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب.......................................شعاع پڑتی ہے...........................تو وہ

آئینہ اپنے مقابل کے..شفاعت کی حقیقت ہے۔

24) وہ خدا جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہے..تسلی دیتا ہے۔

25) اے دوستو! گناہ سے بے خوف...ذات میں بزدل ہے۔

-----★★★------

مطالعہ کتب 2025ء (پرچہ ب)

کتاب: "چشمہ معرفت" تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام (صفحہ 373 تا 436)

نام ناصر:................................ نام مجلس:................................

(نوٹ۔ پرچہ ب) تمام سوالات کے درست جوابات کتاب سے تلاش کر کے تحریر کریں اور حل شدہ پرچہ 31 مئی تک اپنے زعیم مجلس کے حوالہ کر دیں۔ جزاکم اللہ

کل نمبر 50

سوال نمبر 1:۔ جسمانی حیات اور روحانی حیات کا دار و مدار کن کن امور پر ہے؟

سوال نمبر 2:۔ انسانی فطرت انبیاء کی سچائی کی کیا شہادت پیش کرتی ہے؟

سوال نمبر 3:۔ جب آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

سوال نمبر 4:۔ کامل نیکی کیا ہے؟

سوال نمبر 5:۔ قرآن شریف کے مطابق مسلمانوں کو لڑائی کا کب حکم دیا گیا؟

سوال نمبر 6:۔ آخری زمانہ کی نسبت احادیث نبویہ میں جنگوں کے بارے میں کیا خبر دی گئی تھی حدیث سے ثابت کریں؟

سوال نمبر 7:۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کے الفاظ تحریر کریں جس کے بابت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں بھی وہ فوق العادت الٰہی چمک اپنا چہرہ دکھائے گی؟

سوال نمبر 8:۔ ہم کس طرح شناخت کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا کا کلام ہے، صرف دو مثالیں دیں؟

سوال نمبر 9:۔ انسان گناہ کرنے سے پرہیز کیوں نہیں کرتا؟

سوال نمبر 10:۔ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرنے اور ایمان لانے والوں کے تین درجے ہیں ان کی مختصر تفصیل لکھیں؟

-----★★★------

منظوم کلام

1-درِ ثمین از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اِک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہوجاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہوکر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہوکر وہ پانی ۔اُن پہ اِک طوفان لاتی ہے

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

★★★

آج اِن نوروں کا اِک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مُدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالَم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اُس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

زُعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا
افترا ہے جسے ازخود ہی بنایا ہم نے

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ مِلّت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں اِن لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

2-کلامِ محمود از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بابِ رحمت خودبخود پھر تم پہ وَا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مُطلق خُدا ہو جائے گا

دُشمنِ جانی جو ہوگا آشنا ہو جائے گا
بُوم بھی ہوگا اگر گھر میں ہُما ہو جائے گا

آدمی تقویٰ سے آخر کیمیا ہوجائے گا
جِس مسِ دل سے چھوئے گا وہ طلا ہو جائے گا

جوکہ شمعِ رُوئے دِلبر پر فدا ہوجائے گا
خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا

جو کوئی اس یار کے دَر کا گدا ہو جائے گا
ملکِ رُوحانی کا وہ فرمانروا ہو جائے گا

★★★

جانتا ہے کس پہ تیرا وار پڑتا ہے عدُو
کیا تجھے معلوم ہے کس کے جگر پاروں میں ہوں

ساری دنیا چھوڑ دے پر میں نہ چھوڑوں گا تجھے
درد کہتا ہے کہ میں تیرے وفاداروں میں ہوں

ہو رہا ہوں مست دیدِ چشمِ مستِ یار میں
لوگ یہ سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں مے خواروں میں ہوں

عشق میں کھوئے گئے ہوش و حواس و فکر و عقل
اب سوالِ دید جائز ہے کہ ناداروں میں ہوں

گو مِرا دل مخزنِ تیرِ نگاہِ یار ہے
پر یہ کیا کم ہے کہ اس کے تیر برداروں میں ہوں

3-کلام طاہر از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

خوں شہیدانِ اُمّت کا اے کم نظر
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا

ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے
پُھول پھل لائے گی ، پُھول پھل جائے گی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا
ساتھ میرے ہے تائید ربّ الوریٰ

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دُعا
آج بھی ، اِذن ہوگا تو چل جائے گی

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں
قولِ أُملِیْ لَھُم اِنَّ کَیْدِی مَتِین

سُنّتُ اللہ ہے ، لَاجَرَم بِالیَقِیں
بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا
پھیلتی جائے گی شَش جِہَت میں سدا

تیری آواز اے دُشمن بد نوا
دو قدم دور دو تین پَل جائے گی

عصرِ بیمار کا ہے مرض لادوا
کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا

اے غلامِ مسیحؑ الزماں ہاتھ اُٹھا
موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی

★★★

تمہیں مِٹانے کا زُعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اُڑا دے گا خاک اُن کی، کرے گا رُسوائے عام کہنا

خدا کے شیرو! تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کہ زیرِ نگیں کرو ہر مقام کہنا

بساط دنیا اُلٹ رہی ہے ، حَسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نو کے ابھر رہے ہیں ، بدل رہا ہے نظام کہنا

کلیدِ فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

بڑھے چلو شاہراہِ دینِ متیں پہ دَرّانا، سائباں ہے
تمہارے سر پر خدا کی رحمت قدم قدم ، گام گام کہنا

4-دُرِ عدن از حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

جب دل صافی میں دیکھا عکس روئے یار کا
بن گیا وہ بہر عالم آئینہ ابصار کا

جس نے دیکھا اس کو اپنی ہی جھلک آئی نظر
مدتوں جھگڑا چلا دنیا میں " نور و نار" کا

خوب بھڑکی آگ عالَم بن گیا " دارالفساد"
ابتدا سے کام ہے "ہیزم کشی" اشرار کا

پرخدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے
بڑھ کے کب آگے قدم پیچھے ہٹا اخیار کا

سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختم المرسلین
خلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کے

نرغۂ اعداء میں گھر کر بھی نہ "ڈر" جانا کبھی
خواہشِ اعلائے حق تھی شوق تھا دیدار کا

5-بخارِ دل از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

معاف کر سزامِری ، گناہ مِرے جفا مِری
قبول کر دُعا مِری ، صداو اِلتجا مِری

کہ بخشتا نہیں کوئی ، سِوا تِرے خطا مِری
خدائے من، خدائے من، قبول کُن دعائے من

ہماری تو پُکارسُن ، صدائے اشکبارسُن
نوائے بےقرار سُن، نِدائے اِضطرارسُن

دُعائے شرمسار سُن ، اے میرے غمگسار سُن
خدائے من، خدائے من، قبول کُن دعائے من

گناہ سے ہم کو دُوررکھ، دِلوں کو پُرزِنور رکھ
نشے میں اپنے چُوررکھ ، ہمیشہ پُرسُروررکھ

نظر کرم کی ہم پہ تُو، ضروررکھ ، ضرورکھ
خدائے من، خدائے من، قبول کُن دعائے من

-----★★★------

قصیدہ الاحمدیہ

59-فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْعَیْشَ لَیْسَ بِثَابِتٍ
بَلْ مَاتَ عِیْسٰی مِثْلَ عَبْدٍ فَانٖ

جان لے کہ زندگی تو ثابت نہیں بلکہ عیسیٰؑ ایک فانی بندہ کی طرح مر چکے ہیں۔

60- وَنَبِیُّنَا حَیٌّ وَّاِنِّیْ شَاہِدٌ
وَقَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْیَانٖ

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور بے شک میں گواہ ہوں اور میں نے آپ ﷺ کی ملاقات کے ثمرات حاصل کئے ہیں۔

61- وَرَأَیْتُ فِیْ رَیْعَانِ عُمْرِیْ وَجْھَہٗ
ثُمَّ النَّبِیُّ بِیَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ

مَیں نے تو (اپنے) عنفوانِ شباب میں ہی آپ کا چہرہ مبارک دیکھا۔ پھر نبی ﷺ میری بیداری میں بھی مجھے ملے

62- إِنِّیْ لَقَدْ أُحْیِیْتُ مِنْ إِحْیَائِهٖ وَاهًا لِإِعْجَازٍ فَمَا أَحْیَانِیْ

بے شک میں آپ ﷺ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے۔

63- یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ دَائِمًا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

اے میرے ربّ! اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی

----★★★------

عمومی قواعد و ضوابط برائے علمی مقابلہ جات 2025ء

(نوٹ):۔ تمام قسم کے علمی مقابلہ جات ریجنل اجتماعات کے موقع پر منعقد کروانے کا بندوبست کیا جائے اور خاص طور پر قرآنِ کریم کے مقابلہ جات میں بطور جج ایک یا ایک سے زائد مربیانِ کرام کو بھی شامل کیا جائے تا کہ قرآنِ کریم کو درست پڑھنے کے رجحان کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔

- ❖ ریجنل اجتماعات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار ہی سالانہ نیشنل اجتماع کے موقع پر علمی مقابلہ جات میں شامل ہو سکیں گے سوائے اس ناصر کے جو کسی خاص مجبوری کے تحت ریجنل اجتماع کے مقابلہ میں شامل نہیں ہو سکا البتہ وہ بذریعہ لوکل زعیم اپنا نام بھجوا سکتا ہے مگر سالانہ نیشنل اجتماع سے قبل۔
- ❖ ریجنل اجتماعات کے موقع پر ہر علمی مقابلے میں اول اور دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کی فہرست کی ایک کاپی ریجنل ناظمِ اعلیٰ صاحب، نیشنل قائد تعلیم کو بھی ارسال کر دیں تا کہ سالانہ نیشنل اجتماع کے موقع پر یہ تمام انصار بھی مقابلہ جات میں شامل ہو سکیں۔
- ❖ **مقابلہ قرآنِ کریم:۔** حفظِ قرآن، حُسنِ قرأت، نصاب میں دیئے گئے مقررہ حصہ کے مطابق ہو گا۔
- ❖ **قصیدہ:۔** قصیدہ کے تمام اشعار نصاب میں شامل، زبانی، درست تلفظ اور خوش الحانی مقابلے کا معیار ہو گا۔
- ❖ **نظم:۔** کسی بھی نظم کے تین اشعار، خوش الحانی اور درست تلفظ مقابلے کا معیار ہو گا البتہ نظم کا صرف پہلا

شعر دہرایا جاسکتا ہے

- ❖ **تقریری مقابلہ جات:۔** یہ مقابلہ جات ، اردو ، بنگلہ ، فرنچ ، فلیمش اور عربی زبانوں میں ہونگے ، تقریر کا دورانیہ صرف چار منٹ ہو گا، تقریر زبانی یاد یکھ کر بھی کی جاسکتی ہے۔
- ❖ **عناوین تقریری مقابلہ جات 2025:۔** تعلق باللہ کے لیے نماز کی اہمیت ۔۔ آنحضرت ﷺ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر ۔۔ قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ۔۔ نرم اور پاکیزہ زبان کا استعمال ۔۔ تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں ۔۔ نظامِ خلافت ، حصولِ تقویٰ کا ضامن ۔۔ مخالفینِ احمدیت کا انجام ۔۔ امت مسلمہ کی نازک و ابتر حالت ۔۔ عہد انصار اللہ اور ہماری ذمہ داریاں۔
- ❖ **تقریر فی البدیہہ :۔** اس مقابلہ میں تقریر کا دورانیہ 2 منٹ ہو گا۔
- ❖ **مقالہ بعنوان "میں عافیت کا ہوں حِصار":۔** مقالہ لکھتے وقت مقالہ کے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے ، الفاظ کی تعداد کم و پیش (4000) ہونی چاہیے اور سالانہ نیشنل اجتماع سے ایک ماہ قبل نیشنل قائد تعلیم تک پہنچانا ضروری ہے ورنہ مقابلہ میں شامل نہیں ہو گا۔
- ❖ بیت بازی:۔ یہ مقابلہ ریجن کی بنیاد پر ہو گا اور ہر ناظم اعلیٰ کی قیادت میں تین انصار پر مشتمل ریجنل ٹیم ہو گی اگر چاروں ریجنز کی ٹیمیں مکمل نہ ہوئیں تو سنگل لیگ فارمولا اپنایا جائے گا، مقابلے کے تین راونڈ ہونگے ، راونڈ:1 نمبر 50، راونڈ:2 نمبر 25، راونڈ:3 نمبر 25، کل 100 نمبر ہونگے۔
- ❖ راونڈ:1 :۔ شعر کے آخری حرف کے مطابق مد مقابل ٹیم شعر پڑھے گی اور شعر پڑھنے کا دورانیہ 20 سیکنڈ ہو گا اور مقابلہ جیتنے کے لیے اسی حرف کے مطابق شعر پڑھا جائے گا۔ اس راونڈ کے 50 نمبرز ہونگے۔
- ❖ راونڈ:2۔ شعر کا پہلا مصرعہ دکھایا جائے گا اور دوسرا مصرعہ پڑھ کر شعر مکمل کرنا ہو گا اس طرح کئی اشعار مکمل کرنے ہیں اس راونڈ کے 25 نمبرز ہونگے۔
- ❖ راونڈ:3۔ شعر کا دوسرا مصرعہ دکھایا جائے گا اور پہلا مصرعہ پڑھ کر شعر مکمل کرنا ہو گا اس طرح کئی اشعار

مکمل کرنے ہیں اس راونڈ کے 25 نمبرز ہونگے۔

❖ مطالعہ کتب:۔ نصاب میں دیئے گے امتحانی پرچہ جات ان کی تاریخوں کے مطابق تمام زعمائے مجالس اپنی اپنی مجلس کے انصار

سے مکمل کرواکر نیشنل قائد تعلیم کو بھجوادیں، سالانہ نیشنل اجتماع پر اول اور دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اپنا اپنا

انعام حاصل کر سکیں گے۔

۔۔۔۔۔۔۔اختتام تعلیمی نصاب 2025ء۔۔۔۔۔۔۔

تعلیمی نصاب 2026ء

مجلس انصار اللہ بیلجیئم

تعلیمی نصاب مجلس انصار اللہ بیلجیئم سال 2026ء

نمبر شمار	باب	فہرست عناوین	صفحہ نمبر
01	حفظِ قرآن کریم	سورۃ الاحزاب (22 تا 24 آیات)، سورۃ الصّف (14 تا 15 آیات)، سورۃ الجمعہ (10 تا 12 آیات)	42
02	حُسنِ قرأت	سورۃ البقرۃ (239 تا 241 آیات)، سورۃ آلِ عمران (103 تا 105 آیات)، سورۃ الکہف (108 تا 111)	44
03	تفسیر القرآن	سورۃ ابراہیم آیت 25	46
04	احادیثِ مبارکہ	حلال و حرام اور کھانے پینے کے آداب	49
05	اختلافی مسائل	عقیدہ حیات مسیح کا منبع	51
06	قیامِ خلافت	قیام خلافت علی منہاج النبوۃ	54
07	الہامات	بادشاہت کا دبدبہ، خون کی ندیاں، اللہ کی لعنت (الہامات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	60
08	اصحابِ احمد	حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ	61
09	مطالعہ کتب	ایک غلطی کا ازالہ، تصنیف لطیف حضرت مسیح موعودؑ۔ امتحانی پرچہ جات	63
10	قصیدہ	اشعار نمبر 64 تا 68 (القصائد الاحمدیہ)	66
11	منظوم کلام	انتخاب اشعار از درثمین، کلامِ محمود، کلامِ طاہر، دُرِ عدن، بخارِ دل	66
12	قواعد و ضوابط	علمی و ورزشی مقابلہ جات اور سلیبس انصار اللہ کے بارے میں عمومی ہدایات	69

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناصر کا عہد

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

Belofte Van Ansarullah

beloof plechtig- dat ik mij- tot het einde van mijn leven- zal inspannen- voor versterking- en de verspreiding- van Islam Ahmadiyyat- en voor de ndhaving- van de instelling van het Khilafat, Insha'Allah

zal ook altijd bereid zijn-om zelfs de grootste opofferingen- te leveren voor ze zaak- Bovendien zal ik mijn nakomelingen- aansporen altijd- gehecht te jven aan het Khilafat, Insha'Allah.

Promesse Ansarullah

promets solennellement que je ferai tout et ce durant toute ma vie pour la opagation et la consolidation de l'Ahmadiyyat en Islam et que je défendrai istitution du Califat. Je n'hésiterai pas à offrir n'importe quel sacrifice pour tte cause. De plus j'encouragerai mes enfants à rester fermes et dédiés au lifat. Insha'Allah

মজলিস আনসারুল্লাহ বেলজিয়াম 2026 এর সিলেবাস

নং	অধ্যায়	তালিকা	পৃষ্ঠা নং
01	হিফযে কুরআন	সূরা আল-হাশর (আয়াত ২২ থেকে ২৪), সূরা আস-সাফ (আয়াত ১৪ থেকে ১৫), সূরা জুমুআ (আয়াত ১০ থেকে ১২)	42
02	তেলাওয়াত	সূরা আল-বাকারা (আয়াত ২৩৯-২৪১), সূরা আলে-ইমরান (আয়াত ১০৩-১০৫), সূরা আল-কাহফ (আয়াত ১০৮-১১১)	44
03	তাফসীরে কুরআন	সূরা ইব্রাহিম: আয়াত ২৫	46
04	আল-হাদীস	হালাল-হারাম এবং খাওয়া-দাওয়ার আদব সংক্রান্ত হাদিস	49
05	তবলীগী মাসায়েল	হযরত ঈসা আ: এর মৃত্যু	51
06	খিলাফত প্রতিষ্ঠা	নবুওতের পদ্ধতিতে খেলাফত প্রতিষ্ঠা	54
07	ইলহাম	ইলহাম: সম্রাজ্যের ক্রোধ, রক্তের নদী, আল্লাহর অভিশাপ (প্রতিশ্রুত মসীহ মাওউদ আ: এর ইলহাম)	60
08	আহমদ আ: এর সাহাবী	হযরত মৌলভী শের আলী সাহেব (রা.)	61
09	পাঠ্য পুস্তক	প্রতিশ্রুত মসীহ মাওউদ আ: রচিত পুস্তক "একটি ভুল সংশোধন" (পরীক্ষার প্রশ্নপত্র)	63
10	কাসীদাহ	ইয়া আইনা ফাইজইল্লাহি ওয়াল ইরফানী - কালাম হযরত মসীহ মাওউদ আ:, পংক্তি ৬৪ থেকে ৬৮	66
11	নযম	দুররে সমীন, কালাম-ই মাহমুদ, কালাম-ই-তাহির, দুর-ই-আদান, বুখারে দিল	66
12	নির্দেশনা	তালিমী প্রতিযোগিতা এবং আনসারুল্লাহ সিলেবাস সম্পর্কে সাধারণ নির্দেশাবলী	69

2

سورۃ الاحزاب۔آیات 22 تا 24

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ﴿۲۲﴾

ترجمہ:۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

وَلَمَّا رَاَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ ۙ قَالُوۡا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ ۫ وَمَا زَادَھُمۡ اِلَّاۤ اِیۡمَانًا وَّتَسۡلِیۡمًا ﴿۲۳﴾

ترجمہ:۔ اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو انہوں نے کہا یہی تو ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس نے ان کو نہیں بڑھایا مگر ایمان اور فرمانبرداری میں۔

مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیۡہِ ۚ فَمِنۡھُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَمِنۡھُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ ۫ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ:۔ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی مَنّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزِ عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

سورۃ الصّف۔آیات 14 تا 15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاُخۡرٰی تُحِبُّوۡنَهَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيۡبٌ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ:۔ ایک دوسری (بشارت بھی) جسے تم بہت چاہتے ہو۔ اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب کی فتح ہے۔ پس تو مومنوں کو خوشخبری دے دے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ لِلۡحَوَارِيّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَكَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰى عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِيۡنَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔

سورۃ الجمعۃ۔ آیات 10 تا 12

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَيۡعَ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانۡتَشِرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ

تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ:۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَہۡوَا ۨانۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡہَا وَتَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّہۡوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۱۲﴾

اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

-----★★★------

حُسنِ قرأت

سورۃ البقرہ آیات 239 تا 241

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ٭ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ﴿۲۳۹﴾ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُکۡبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۴۰﴾ وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ۚۖ وَّصِیَّۃً لِّاَزۡوَاجِہِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۴۱﴾

سورۃ آلِ عمران آیات 103 تا 105

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ
اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

سورۃ الکہف آیات 108 تا 111

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۸﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا
يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ
رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۱۰﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ
كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۱﴾ ع

-----★★★------

سورۃ ابراہیم۔ آیت 25

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۵﴾

ترجمہ: کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمہء طیّبہ کی ایک شجرہء طیّبہ سے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔

تفسیر امام الزماں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام: ۔ یہ مثالیں اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تالوگ ان کو یاد کر لیں اور نصیحت پکڑلیں۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں کلامِ پاک کا کمال تین باتوں پر موقوف قرار دیتا ہے۔

اوّل یہ کہ اصلھا ثابت یعنی اصولِ ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں اور فی حدِ ذاتہ یقینِ کامل کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں اور فطرتِ انسانی اس کو قبول کرے۔

پھر دوسری نشانی کمال کی یہ فرماتا ہے فرعھا فی السمآء یعنی اس کی شاخیں آسمان پر ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں یعنی صحیفہ قدرت کو غور کی نگاہ سے مطالعہ کریں تو اس کی صداقت ان پر کھل جائے اور دوسری یہ کہ وہ تعلیم یعنی فروعات اس تعلیم کے جیسے اعمال کا بیان، احکام کا بیان، اخلاق کا بیان کمال درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں۔

پھر تیسری نشانی کمال کی یہ فرمائی کہ توتی ءاکلھا کل حین ہر ایک وقت اور ہمیشہ کے لئے وہ اپنا پھل دیتا رہے ایسا نہ ہو کہ کسی وقت خشک درخت کی طرح ہو جاوے جو پھل پھول سے بالکل خالی ہے۔

(تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحات 6/7)

تفسیر از حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ: ۔ یہ آیت ان آیات میں سے ہے جن کی تفسیر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف ان آیات کو حل کر دیا ہے بلکہ دوسری آیات کے لئے حل کرنے کا گُر بھی ہمارے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی حقیقت بیان کی ہے۔۔ وہ معیار اس آیت میں بیان کیا گیا ہے جس کے ذریعہ

سے انسان بہ سہولت اس کلامِ الٰہی کی صداقت کو معلوم کرلیتا ہے۔

شجرہ طیبہ اور کلمہ طیبہ کی پانچ علامات میں مشابہت فرماتا ہے کلمہ طیّبہ یعنی تازہ محفوظ اور نہ بگڑے ہوئے کلام الٰہی کی مثال شجرہ طیبہ کو سمجھ لو کہ (۱) وہ طیب ہو۔ یعنی ظاہری صورت اچھی ہو۔(۲) اس کی جڑھ مضبوط گڑھی ہوئی ہو۔(۳) اس کی شاخیں آسمان میں پھیل رہی ہوں۔(۴) اور وہ اپنا پھل ہر وقت دے رہا ہو۔(۵) اور یہ پھل دینا اللہ تعالیٰ کے اذن کے ماتحت ہو۔ اب میں الگ الگ سب علامتوں کو لیتا ہوں۔

کلام کے طیّب ہونے کا مطلب :۔ پہلی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ طیّب ہو، یعنی اس میں ایسی باتیں نہ ہوں جو انسانی روح یا انسانی شرافت یا انسانی احساسات و جذبات کے خلاف ہوں۔ دوسرے وہ خوبصورت ہو اور اس میں دلکشی اور جذب کے سامان ہوں۔ تیسرے اس پر عمل کرنے والا لذت اور سرور حاصل کرے۔ چوتھے اس میں حلاوت ہو۔ پانچویں وہ شاندار ہو۔ چھٹے وہ دوسروں سے خوبیوں میں بڑھا ہوا ہو۔

دوسری علامت یہ بتائی ہے کہ اس کی جڑھ مضبوط ہو:۔ درخت کی جڑھ کے مضبوط ہونے سے ایک تو یہ مراد ہوتی ہے کہ درخت زندہ ہے اور زمین سے غذا لے رہا ہے۔ اسی طرح کلام الٰہی ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اپنی غذا لے رہا ہوتا ہے۔ جو کلام الٰہی منسوخ ہوجاتا ہے اس کے مضامین کی وسعت ختم ہوجاتی ہے اس لئے منسوخ ہوتا ہے کیونکہ اب وہ بنی نوع انسان کی ضرورت کو پورا نہیں کرسکتا۔ جڑھ کی مضبوطی سے ایک مراد اس کے تنے کی مضبوطی کے ہوتے ہیں۔ وہ اعتراضوں اور نکتہ چینیوں سے متأثر نہیں ہوتا بلکہ جس قدر بھی اس پر بوجھ ڈالو وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور ہر قسم کے اعتراضوں کو اور جرح کو برداشت کرلیتا ہے۔ اس کے اصول ایسے پختہ ہوتے ہیں کہ زمانہ کے اختلاف سے بدلتے نہیں زمانہ بدلتا جائے مگر اس کی تعلیم نہیں بدلتی۔ کیونکہ جن درختوں کی جڑھیں لمبی زمین میں جاتی ہیں وہ لمبی عمر پاتے ہیں۔

آسمان میں شاخیں ہونے سے مراد: ۔ تیسری علامت یہ بتائی تھی کہ اس کی شاخیں آسمان میں ہوتی ہیں اس سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اس پر عمل کرکے انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے کیونکہ جس درخت کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں، جو شخص اس پر چڑھے گا تو لازماً آسمان تک پہنچ جائے گا۔ دوسرے وہ تفصیلات شریعت کو مکمل طور پر بیان کرے۔ کہ

اس کلام میں ہر انسانی ضرورت کے متعلق تعلیم موجود ہو۔ تیسری بات اس سے یہ معلوم ہوتی ہے اس کی تعلیم اعلیٰ اخلاق پر مبنی ہو۔ ہر فطرت کے آدمی اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔ چوتھی بات فرعھا فی السمآء سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہر فطرت کے آدمی اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

سچے کلام سے دائمی نجات حاصل ہوتی ہے:۔ چوتھی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے پھل دے رہا ہو اس سے یہ مراد ہے کہ زندہ کلام الٰہی کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہتا ہے جو اس کے پھل کہلاسکتے ہیں یعنی وہ اس کا اعلیٰ نمونہ ہوتے ہیں۔۔اسی طرح یہ بھی کہ انسان ہمیشہ اس سے پھل کھاتا ہے اور ہمیشہ پھل تب ہی کھاسکتا ہے جبکہ ہمیشہ کی پاکیزہ حیات انسان کو حاصل ہو۔

پانچویں علامت شجرہ طیبہ کی یہ بتائی کہ وہ اپنے پھل بِاِذْنِ رَبِّہا دیتا ہے۔عام درخت قوانین طبیعہ کے ماتحت پھل دیتا ہے لیکن شجرہ طیبہ ایک ایسا درخت فرض کیا گیا ہے کہ جو پھل تو دے لیکن وہ پھل خاص حکم کے ماتحت ظاہر ہوں۔اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کلام الٰہی کے نتائج صرف طبعی نہیں ہوتے بلکہ شرعی بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً سچ بولنا ہے اس کا ایک طبعی پھل ہوگا کہ لوگوں میں سچے آدمی کا وقار بڑھے گا لیکن اس کا ایک پھل شرعی ہوگا کہ ایسا انسان خداتعالیٰ کے خاص فضلوں کا وارث ہوگا۔ نماز ہے اس کا ایک ظاہری پھل تو یہ ہوگا کہ اطاعت اور نظام قومی کی تعلیم ہوگی لیکن ایک اس کا شرعی پھل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی رؤیت ایسے شخص کو حاصل ہوگی اور وہ اس کا قرب پائے گا۔۔اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ جن کی برکت سے اس آیت کے اس قدر وسیع مطالب کھلے ہیں اس بِاِذْنِ رَبِّہا والے نتائج کی تازہ مثال ہیں اور آپؑ کے بعد آپؑ کی جماعت سے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے اور اسی سلوک کے ماتحت باوجود شدید مخالفت کے وہ روز بروز ترقی کررہی ہے۔ فسبحان اللہ والحمدللہ واللہ اکبر۔

(از تفسیرِ کبیر جلد ۵ صفحات ۱۴۵۔۱۴۶۔۱۴۷)

-----★★★------

احادیثِ مبارکہ

1-عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْکُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَدَّلَکُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْدُوْھَا وَنَھَاکُمْ عَنْ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تُکَلِّفُوْھَا رَحْمَۃً مِنْ رَّبِّکُمْ فَاَقْبِلُوْھَا. نَقُوْلُ مَاقَالَ رَبُّنَاوَنَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْاُمُوْرُ بِیَدِ اللّٰہِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ مَصْدَرُھَا وَاِلَیْہِ مَرْجِعُھَا لَیْسَ اِلَی الْعِبَادِ فِیْھَا تَفْوِیْضٌ وَلَا مِشْیَۃٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایااللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنااور کچھ حدود مقرر کی ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرنا۔ اس نے بعض چیزوں سے تم کو روکا ہے۔ تم ان کے مرتکب نہ ہونااور بغیر کسی نسیان یابھول کے کچھ اشیاء کے بارہ میں وہ خاموش رہاہے ان کا ذکر نہیں کیا سوتم بلاوجہ تکلف سے کام لے کر ان کے پیچھے نہ پڑناکیونکہ اپنی رحمت اور اپنے فضل کی وجہ سے اس نے ان کا ذکر نہیں کیا تاکہ تم پر زیادہ بوجھ نہ پڑے پس خدا کی اس رعایت کو تم خوش دلی سے قبول کرواور اسکی رحمت کی قدر کرو۔(راوی کہتے ہیں کہ)ہم انہی باتوں کے قائل ہیں جنہیں ہمارے ربّ اور ہمارے رسول ﷺ نے بیان کیا ہے۔اُس پر کسی زیادتی کی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ تمام اختیارات ہمارے ربّ کے ہاتھ میں ہیں وہیں سے احکام آتے ہیں اور ان کے مآل کا مالک بھی وہی ہے۔انسانوں کے کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنی مرضی چلائیں یااپنی خواہشات کی پیروی کریں۔

(سنن الدارقطنی باالصید والذبائح والاطعمۃ وغیر ذلک)

2-عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ، اَلَا وَاِنَّ بِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی، اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ، اَلَا

وَاِنَّ فِی الْجَسَدِمُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ: اَلَاوَھِیَ الْقَلْبُ۔

(بخاری کتاب الایمان باب فضل استبرأالدینہ۔مسلم کتاب البیوع باب اخذالحلال)

ترجمہ:۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ حرام اور حلال اشیاء واضح ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہتے ہیں وہ اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ اور جو شخص شبہات میں گرفتار رہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جُرم کا ارتکاب کر بیٹھے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے، بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گُھس جائیں۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں اور سنو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

3-عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ: اِنَّ ھُنَا اَقْوَاماً حَدِیْثاً عَھْدُھُمْ بِشِرْکٍ یَاْتُوْ بِلِحْمَانٍ لَانَدْرِیْ یَذْکُرُوْنَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا اَمْ لَا ، قَالَ: اُذْکُرُوْا اَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰہِ وَکُلُوْا۔

(بخاری کتاب التوحید۔باوالااستعاذۃ بہ)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دریافت کیا کہ حضور کچھ لوگ جو کفر سے نئے نئے نکلے ہیں ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی بھی یا نہیں۔ کیا ہم گوشت کھا سکتے ہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا تم خود اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور خوشی سے کھاؤ۔

-----★★★------

اختلافی مسائل

عقیدہ حیات مسیح کا منبع:۔

مسلمانوں میں سے ایک گروہ کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مادی جسم سمیت آسمان پر اٹھالیا اور آخری زمانہ میں وہ دوبارہ اسی جسم سمیت زمین پر اتریں گے۔

یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کی قرآن اور حدیث سے کوئی تائید نہیں ہوتی۔ بلکہ قرآن کریم کی متعدّد آیات واضح طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کو دوسرے انبیاء کی طرح وفات یافتہ قرار دیتی ہیں اور حدیث میں تو رسول کریم ﷺ نے ان کی عمر بھی ۱۲۰ سال قرار دی ہے۔

(کنزالعمال جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۹ موسّسۃ الرسالہ۔ بیروت)

صحابہ اور بزرگان امت کا عقیدہ

رسول کریم ﷺ کی وفات پر تمام صحابہ کا اجماع اس بات پر ہوا تھا کہ رسول کریم ﷺ بھی اسی طرح فوت ہوئے جس طرح پہلے تمام انبیاء نے وفات پائی ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی از امام بخاری)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی تیس آیات اور متعدّد احادیث سے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہے اور اس موضوع پر ایک زبردست چیلنج بھی دیا ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ کا چیلنج

”اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکا دیتے ہیں مگر یاد رہے کہ کسی حدیث مرفوع متّصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کیلئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کا بھی یہی محاورہ ہے کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو

پوچھا کرتے ہیں کہ آپ کہاں اترے ہیں اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ شخص آسمان سے اترا ہے اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو توصحیح حدیث توکیاوضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے ۔ اگر کوئی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔"

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵ حاشیہ)

یہ چیلنج ۱۸۹۸ء میں دیا گیا تھا اور اس پر ایک سو سال پورے ہوگئے مگر اس کے خلاف ایک بھی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ حیات مسیح کا عقیدہ اسلامی عقیدہ نہیں بلکہ صحابہ کے دور کے بعد عیسائیوں کی طرف سے آیا ہے۔ چنانچہ قدیم اور جدید علماء اور مفسرین کی یہی تحقیق ہے اور مسلسل اس صداقت کا اقرار کرتے چلے جارہے ہیں۔

عظیم متکلّم علامہ ابن قیم

یہ جو مسیح کے بارہ میں ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اس کا ثبوت کسی مرفوع متّصل حدیث سے نہیں ملتا۔

(زادالمعاد جلد اول صفحہ ۲۰ از امام ابن قیم مطبع میمنیہ مصر)

حنفی عالم علامہ ابن عابدین الشامی

امام ابن قیم کا نظریہ درست ہے اور واقعی یہ عقیدہ مسلمانوں میں عیسائیوں سے آیا ہے۔

(تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹ از نواب صدیق حسن خان، مطبع کبریٰ میریہ مصر۔ ۱۳۰۱ھ)

مشہور مفسر اور مسلمان لیڈر سر سید احمد خان

تین آیتوں سے حضرت عیسیٰ کا اپنی موت سے وفات پانا علانیہ ظاہر ہے مگر چونکہ علماء اسلام نے بہ تقلید بعض فرق نصاریٰ کے قبل اس کے کہ مطلب قرآن مجید پر غور کریں یہ تسلیم کر لیا تھا کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ان آیتوں کے بعض الفاظ کو اپنی غیر محقق تسلیم کے مطابق کرنے کی بیجا کوشش کی ہے۔

(تفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۳ از سر سید احمد خان دوست ایسوسی ایٹس ۱۹۹۴ء)

مولانا عبید اللہ سندھی

یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے وہ ایک یہودی کہانی اور صابی من گھڑت افسانہ ہے مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔

(الہام الرحمان فی تفسیر القرآن اردو جلد اول صفحہ ۲۴۰ از عبید اللہ سندھی ادارہ بیت الحکمت۔ کبیر والا ملتان)

مشہور مفکر غلام احمد پرویز

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اب تک زندہ ہونیکی تائید قرآن کریم سے نہیں ملتی۔ قرآن کریم آپ کی وفات پاجانے کا بصراحت ذکر کرتا ہے۔۔۔ حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا تصور مذہب عیسائیت میں بعد کی اختراع ہے۔

(شعلہ مستور ۷۹۔ ۸۳ از غلام احمد پرویز ادارہ طلوع اسلام لاہور)

معروف ادیب اور مفسر ابوالکلام آزاد

یہ عقیدہ اپنی نوعیت میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی عقیدہ ہے اور اسلامی شکل ولباس میں ظاہر ہوا ہے۔

(نقش آزاد صفحہ ۱۰۲ کتاب منزل لاہور طبع دوم جولائی ۵۹)

ممتاز عرب عالم عبد الکریم الخطیب

قرآن مجید میں مسیح کی دوبارہ آمد کا کوئی ذکر نہیں مسیح کے بارے میں اکثر روایات علماء اہل کتاب نے اسلام میں داخل کی ہیں۔

(المسیح فی القرآن صفحہ ۵۳۸ دار الکتب الحدیثۃ شارع جمہوریہ طبع اول ۱۹۶۵ء)

علامہ شورائی

عیسائی علماء نے یہودیوں کو دائرہ عیسائیت میں لانے کی خاطر بے سروپا باتیں عوام میں پھیلا دیں۔ وفات کے متعلق بھی لوگوں کو ذہن نشین کرایا گیا کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر جان تو ضرور دی ہے لیکن تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے اور قیامت کے قریب زمین پر اتریں گے اور عیسائیت کے دشمنوں کا قلع قمع کریں گے۔

(سائنٹفک قرآن پارہ دوم صفحہ ۷۶ از علامہ شورائی قرآن سوسائٹی کراچی)

-----★★★------

قیامِ خلافت علی منہاج النبوۃ

خالقِ کائنات کی انسان سے کیا نسبت ہے ربّ العالمین کے ساتھ کیا تعلّق اور لگاؤ ہے یا کیسا تعلّق ہونا چاہئے۔ اس کا بالوضاحت بیان مضمون کے حصّہ اوّل میں گذر چکا ہے۔ اس تعلّق اور رشتہ کی یاد دہانی اور اس کے استوار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ زمین میں ایک شخص کو چنتا ہے۔ اسے اپنا عرفان بخشتا ہے، اپنی صفات کا مظہر بناتا ہے، اپنے رنگ میں رنگین کرتا ہے اسی طرح وہ پاک وجود نیک سیرت اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ خلیفۃ اللہ کہلاتا ہے۔ جس کا نام نبی اور رسول بھی ہے۔ اور جب نبی کثیر لوگوں کو دعوت و تبلیغ اور اسوۂ حسنہ کے ذریعہ منظم کر کے ایک جماعت بنا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ان مومنین کی جماعت سے ہی ایک کو اس کا خلیفہ مقرر فرماتا ہے۔ اور اپنے نبی کی طرح اس کے خلیفہ کو بھی اپنی صفات سے متَّصف فرماتا ہے۔

چنانچہ حضرت خلیفہ ثانیؓ فرماتے ہیں۔ ”خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ تو اس کے کیا معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں“۔

(الفضل ۲۲/نومبر ۱۹۵۰ء)

<u>اسلام میں خلافت:</u> حضرت بانی اسلامؐ کی دو بعثتوں کا ذکر سورہ جمعہ میں ہے۔ ایک بعثت امّیّن میں دوسری تاریکی میں گھرے آخرین میں۔

مرزا غلام احمد قادیانیؑ جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم کرنے کے لئے مأمور فرمایا، فرماتے ہیں:۔ اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے۔ اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل ّگم ہو گئی تھیں اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول امّی بھیجا اور اس رسول نے ان

کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقین کامل تک پہنچایا اور خداشناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہو گا وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہونگے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا لَوْ كَانَ الْاِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ یعنی ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اٹھ گیا ہو گا تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہو گا اس زمانہ میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اور فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے۔۔۔ وہی حملہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجّالی حملہ کہتے ہیں۔۔۔ چنانچہ آج کل ایسا ہی ہؤا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت ﷺ کے معجزات کا دروازہ کھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا خسوف کسوف رمضان میں موافق حدیث دار قطنی اور فتاویٰ ابنِ حجر کے ظہور میں آ گیا یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہؤا۔ اور جیسا کہ مضمون حدیث تھا۔ اسی طرح پر چاند گرہن اپنے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں وقوع میں آیا۔ ایسے وقت میں کہ مہدی ہونے کا مدعی موجود تھا۔ اور یہ صورت جب سے کہ زمین اور آسمان پیدا ہؤا کبھی وقوع میں نہیں آئی کیونکہ اب تک کوئی شخص نظیر اس کی صفحۂ تاریخ میں ثابت نہیں کر سکا۔ سو یہ آنحضرت ﷺ کا ایک معجزہ تھا جو لوگو نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہؤا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاویٰ کی آگ بھی لاکھوں انسانوں نے مشاہدہ کی ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا اونٹوں کا بے کار ہونا یہ تمام آنحضرت ﷺ کے معجزات تھے جو اِس زمانے میں اسی طرح دیکھے گئے جیسا صحابہ رضی اللہ عنھم نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جلّ شانہٗ نے اس آخری گروہ کو مِنْهُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ

کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوّت کا اور کس نے پایا۔

(ایام الصلح رح جلد 14 ص304 تا6)

ایک مشہور حدیث ہے۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دَور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ بروایت حذیفہ بن یمان)

امام ترمذی نے عبد اللہ ابن عمرو سے روایت قلم بند کی ہے۔

"لَيَأْتِيَنَّ علىٰ اُمَّتِیْ مَا اَتىٰ علىٰ بنیْ اِسرَآئِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰی اِنْ مَنهُمْ مَنْ اَتیٰ اُمَّه عَلَانِيَةً لَكَانَ فِیْ اُمَّتی مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ، وَ اِنَّ بَنِیْ اِسرَآئیلَ تَفَرَّقَتْ عَلیٰ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ مِلَّةً، وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلیٰ ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدة، قَالُوْا مَنْ هِیَ يَا رَسولَ اللّٰه قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِی۔

(حدیث نمبر 2641)

اس کی تشریح میں لکھاہے "اِنَّ الفِرْقَةَ النَّاجِيَةَ بَينَ هٰؤُلَآءِ هِیَ الَّتِیْ سَتَتَّبِعُ مَنهَجَ النَّبِیِّ ﷺ وَ اَصْحَابِهٖ رَضِیَ اللّٰه عَنهُم۔

(الموسوعۃ الحدیث)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:-"میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا

اپنی سچائی کے تحتِ اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:-"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اُس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے"۔

(الحکم ۱۴/ اپریل ۱۹۰۸ء، ملفوظات جلد ۵ ص ۵۲۵-۵۲۴)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:-"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ ... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔... جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔... ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۳۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصوۃ والسلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:-

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے {كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِىْ} اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ خلافت کے بارے میں فرماتے ہیں:- یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ کو اب مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔

(بدر۔ یکم فروری ۱۹۱۲ء صفحہ ۳)

خلافت سے محرومی اطاعتِ رسول سے بھی محروم کر دیتی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: ”اطاعت رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جائے۔ یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ صحابہؓ بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں۔ پھر صحابہؓ اور آج کل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ یہی کہ صحابہ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حد کمال تک پہنچی ہوئی تھی چنانچہ رسول کریم ﷺ انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہ اسی وقت اس پر عمل کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں۔۔۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جب خلافت

ہو گی، اطاعت رسول بھی ہو گی"۔

(تفسیر کبیر، سورہ نور صفحہ ۳۶۹)

خلافت کی ناقدری پر انذار کرتے ہوئے فرمایا:۔ خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔۔ فسق کا فتویٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتا ہے جب وہ روحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے"۔

(تفسیر کبیر، سورہ نور صفحہ ۳۷۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل۔ ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا، زائل نہیں ہو سکتا، اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی........ خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کروگے، میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے، کامل توحید کے ساتھ تم میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میری حمد و ثناء کے گیت گایا کرو گے۔ یہ وہ آخری جنت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا اور مجھے یقین ہے اور جو نظارے ہم نے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجے میں غم کے دھاروں کے علاوہ حمد کے دھارے بھی ساتھ بہہ رہے ہیں اور شکر کے دھارے بھی ساتھ ہی بہہ رہے ہیں ایسے حیرت انگیز ہیں کہ آج دنیا میں کوئی قوم اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ جو جماعت احمدیہ کا مقام اس دنیا میں ہے وہ کسی اور جماعت کا نہیں ...... پس کامل بھروسہ اور کامل توکّل تھا اللہ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا۔ زندہ اور تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرۂ طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ قائم رکھے گا جس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ........ ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔... حمد اور شکر کا پہلو ایک ابدی پہلو ہے۔ وہ ایک لازوال پہلو ہے۔ وہ کسی شخص کے ساتھ وابستہ نہیں۔ نہ پہلے کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ تھا، نہ میرے ساتھ ہے، نہ آئندہ کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ ہے۔ وہ منصبِ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ، وہ پہلو ہے جو زندہ و تابندہ ہے۔ اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے........ کہ دیکھو اللہ تم سے وعدہ تو کرتا ہے کہ تمہیں اپنا خلیفہ بنائے گا زمین میں لیکن کچھ تم پر بھی ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ تم میں سے

ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں۔ پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے، صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ۔ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرۂ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۲۲/جون ۱۹۸۲ صفحہ ۴-۳)

حضرت خلیفۃ المسیح خامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ سے جوڑ کر اور پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہونا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں"۔

(الفضل 18/مارچ 2014ء)

الہامات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یکم جنوری 1908ء

1:۔ دبدبۂ خسرویم شد بلند۔ زلزلہ در گورِ نظامی فگند۔

ترجمہ: میری بادشاہت کا دبدبہ بلند ہوا۔ نظامی کی قبر میں زلزلہ پڑا۔

2:۔ اِنِّیْ مَعَكَ اَیْنَمَا تَذْهَبُ وَتَسِیْرُ۔ (تذکرہ ص632)

ترجمہ:۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تُو جائے اور پھرے۔

18 جنوری 1908ء

(الف) "یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔"

(ب) "یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں"۔

(تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اوراق کتاب تعطیر الانام)
(تذکرہ ص633۔ یہ کتاب خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے (مرتب)

9 فروری 1908ء

(5)۔اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ ۔(6)۔اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ ۔(7)۔اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ ۔(8) بُوْرِكَ مَنْ مَّعَكَ وَمَنْ حَوْلَكَ ۔

(تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اوراق کتاب تعطیر الانام) تذکرہ ص635۔

ترجمہ: (5)۔ تُو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ (6)۔ تُو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ (7)۔ تُو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ (8)۔ برکت دیا گیا وہ جو تیرے ساتھ ہے اور وہ جو تیرے گرد ہے

اصحابِ احمدؑ

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعارف:۔ خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ایسے بہت سے وجود ساتھیوں کے طور پر عطا فرمائے جنہوں نے دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ مقام رکھنے کے باوجود اس در کی فقیری میں فخر محسوس کیا اور اس کے مقابل پر ہر دنیاوی عہدہ اور آسائش کو خیر باد کہہ دیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ بھی ایسے ہی بزرگ وجودوں میں سے ہیں جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی لیکن جب مسیح الزماں کے آجانے کی خبر پائی تو اس کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور تادم آخر اس سے جدا ہونا گوارہ نہ کیا۔ آپ سلسلہ کے اہم عہدوں پر فائز رہے اور اعلیٰ خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپؓ کے مقام کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مرکز سے باہر تشریف لے جاتے تو آپؓ کو امیر مقرر فرمایا کرتے تھے۔

خاندان و پیدائش:۔ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں ادرحمہ میں 24 نومبر 1857ء کو پیدا ہوئے جو تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں واقع ہے آپ رانجھا قوم سے تعلق رکھتے تھے جو خاندان قریش کی شاخ ہے

آپؓ کا حلیہ مبارک:۔ حضرت مولوی صاحب کا قد لمبا، رنگ گندمی آنکھیں سیاہ چمکدار اور بڑی بڑی مگر غضِ بصر کا نمونہ، چہرہ خوبصورت جو

روحانیت کی تازگی اور نور فراست کا آئینہ دار تھا اوران کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے کے قالب میں ڈھلا ہوا جس پر ہر وقت تبسم کی خفیف جھلک نمایاں رہتی تھی۔

والدین:۔ حضرت مولوی صاحب کے والد بزرگ وار اپنے گاؤں میں عالم دین کی حیثیت سے نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔آپؓ کی والدہ ماجدہ حضرت گوہر بی بی صاحبہؓ خود ایک نہایت ذہین اور اور تہجد گزار خاتون تھیں علوم دینیہ میں اچھی خاصی دسترس رکھنے کے علاوہ ان کو حافظہ قرآن ہونے کی سعادت بھی نصیب تھی۔

تعلیم:۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اس کے بعد آپؓ اپنے بڑے بھائی حضرت حافظ عبدالعلی صاحب کے ساتھ بھیرہ ہائی سکول میں داخل ہوئے آپ نے 1895ء میں انٹرنس میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور ایف سی کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ان دنوں میں آپؓ کی صحت بہت کمزور تھی آپؓ کے بڑے بھائی حضرت حافظ عبدالعلی صاحب بیان کرتے ہیں کہ شیر علی لیٹا رہتا اور میں اس کو اس کی کتب پڑھ کر سنایا کرتا تھا چنانچہ بھائی کی کوششوں اور خدا تعالی کے فضل سے آپؓ نے باوجود کمزوری صحت کے بی اے میں پنجاب بھر میں ساتویں پوزیشن حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

آپؓ کی بیعت اور حضرت مسیح موعودؑ سے تعلق:۔ ان دنوں احمدیت کا پنجاب کے طول و عرض میں کافی چرچا ہو رہا تھا حضرت مولوی صاحب اس سے قبل خود بھی حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیرویؓ کی صحبت میں رہ کر احمدیت سے روشناس ہو چکے تھے۔بی۔اے پاس کر چکنے کے بعد جب کہ آپ کا شعور کافی بیدار ہو چکا تھا اور علمی لحاظ سے بھی آپ تکمیل کی منازل طے کر چکے تھے صرف ایک جذبہ آپ کے دل کی گہرائیوں میں کارفرما تھا اور صرف ایک پاک خواہش آپ کے احساسات کو جھنجھوڑ رہی تھی کہ کس طرح قادیان پہنچ کر مہدی آخرالزماں کی ملاقات کی سعادت حاصل کریں چنانچہ آپؓ 1897ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت اقدسؑ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کرکے مستقل طور پر حضور کے در کے مرید ہو گئے

امارت کے فرائض: حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ جب قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو آپؓ نے کئی دفعہ مرکزی مقامی امیر آپ کو مقرر فرمایا بلکہ آپ کو یہ قابل رشک فخر بھی حاصل تھا کہ 1924ء میں جب حضور ولایت تشریف لے گئے تو برصغیر پاک و ہند کے امیر بھی آپ ہی کو مقرر فرمایا۔

خدمات احمدیت کی توفیق: اولاً آپ 20 روپیہ مشاہرہ پر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹری کے عہدہ پر فائض ہوئے پھر مینیجر کی خدمات نہایت حسنِ و خوبی سے انجام دیں ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے زمانہ میں آپؓ نے نہایت اعلیٰ مضامینِ معارفِ کا گلشن بکھیرا، ناظر تالیف و تصنیف مقرر ہوئے تو علاوہ دیگر فرائض کی انجام دہی کے اسلام میں ارتداد کی سزا کے متعلق ایک اعلیٰ پائے کی کتاب لکھ کر ایک ایسا ٹھوس کام

کیا جو دینی دنیا میں ہمیشہ یادگار رہے گا کچھ عرصہ ناظر اعلیٰ بھی رہے انصار اللہ کے سب سے پہلے صدر بھی آپؓ ہی تھے پھر آپ کی زندگی مختلف ادوار سے گزرتی ہوئی اس منزل پر آپہنچی جس سے آپ کو طبعی مناسبت تھی یعنی قران پاک کا انگریزی ترجمہ اور اس کی تفسیر کا کام جسے آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک نہایت خوبی اور تندہی سے ادا کرتے رہے آپ نے اس مہتمم بالشان کام کی تکمیل کے لیے ہر ممکن کوشش کی اگر ایک طرف آپؓ نے خدا کے آستانہ پر گر کر مدد طلب کی تو دوسری طرف اپنی ذہنی کاوشوں کو نقطہ کمال تک پہنچا دیا۔

<u>خدا تعالیٰ سے محبت:</u> خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے رگ و ریشہ میں اس طرح سرائیت کئے ہوئے تھی جیسے پھولوں میں خوشبو بسی ہوتی ہے آپ کا عزیز ترین مشغلہ تھا اگر آپ کی تمام زندگی کا مختصر ترین الفاظ میں تجزیہ کیا جائے تو ہمیں محبتِ الٰہی سے بہتر الفاظ نہیں ملتے۔

<u>رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت:</u> حضرت مولوی صاحب عشق و محبت کے ایسے مجسمہ تھے کہ آپ کی ہر حرکت و سکون میں ہمیں حضرت رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کا مکمل عکس نظر آتا ہے۔ 13 نومبر 1947ء کو لاہور میں وفات پائی اولاً آپؓ کی امانتاً تدفین لاہور میں ہوئی بعد ازاں بہشتی مقبرہ ربوہ کے آغاز پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کے ارشاد پر آپ کا جسد خاکی ربوہ منتقل کر دیا گیا۔ آپ کی ایک صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ وفات کے وقت لا الہ الا اللہ کا ورد آپ کی زبان پر جاری تھا۔

مطالعۂ کتب۔2026ء پرچہ (الف)

<u>کتاب:</u> <u>"ایک غلطی کا ازالہ" تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام</u>

نام ناصر:.................................... نام مجلس:....................................

(نوٹ):۔ ہر ناصر سے گزارش ہے کہ یہ پرچہ کتاب سے مدد لے کر حل کرے اور 31 مارچ تک اپنے زعیم مجلس کو دے دے تا کہ وہ حل شدہ پرچے قائد تعلیم کو مہیا کر سکیں۔ مقابلہ جیتنے والوں کا اعلان سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

❖ :۔ پرچہ (الف) عبارات میں دی گئی خالی جگہیں کتاب کو دیکھ کر درست الفاظ سے مکمل کریں۔ کل نمبر ۔100

1) :۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر.. کے خلاف ہوتا ہے۔
اس لیے.. ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔

2) حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے.. صدہا دفعہ۔

3) پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے..پہنائی جاتی ہے جو
نبوت محمدی کی..................................غیرت کی جگہ نہیں۔

4) غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار..نفس کی رو سے اور یہ

5) نام بحثیت فنافی الرسول..فرق نہ آیا۔

6) اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے..اس کو مل نہیں سکتی۔

7) اسی طرح جو خدا تعالیٰ..ہم رسول کہیں گے۔

8) ہمارے نبی ﷺ کے بعد..جدید شریعت نازل ہو۔

9) خاتم النبیّین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے..جو خاتم النبیّین پر ہے۔

10) لیکن اگر کوئی شخص اُسی خاتم النبیّین میں ایسا گم ہو کہ..طرہ محمدی چہرہ کا اس
میں..وہ محمد ہے گو ظلّی طور پر۔

11) سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کی رو سے مجھے..اسی لحاظ سے
صحیح مسلم..................................نبی رکھا گیا۔

12) اور نبی کے لیے شارع ہونا..غیبیہ کھلتے ہیں۔

13) مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا..مجھے بھیجا ہے۔

14) اور جس جس جگہ میں نے نبوت..مستقل
طور پر کوئی..مستقل طور پر نبی ہوں۔

15) تمھاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود..اور اس کا اسم
آنجناب کے اسم..اہل بیعت میں سے
ہو گا۔

16) یہ ضروری نہیں کی بروزی انسان صاحب بروز کا بیٹا..صاحب
بروز میں سے نکلا ہوا ہو..باہمی تعلق درمیان ہو۔

17) غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا..بیخ کنی ہو جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ کی..................................اہانت ہے۔

18) خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوت اور رسالت...جو مستلزم تکذیب آیت...وہ خاتمیت کی مہر کو توڑتا ہے۔

19) اور گو خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی...لیکن میں روحانیت..جو بروزی نسبت ہے۔

20) مجھے بروزی صورت نے نبی...مگر بروزی صورت میں۔

21) میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ...میرا نام محمد اور احمد ہوا۔

مطالعہ کتب۔2026ء پرچہ (ب)

کتاب: "ایک غلطی کا ازالہ" تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نام ناصر:....................................... نام مجلس:.................................

(نوٹ) تمام سوالات کے درست جوابات کتاب سے تلاش کر کے تحریر کریں اور حل شدہ پرچہ 31 مئی تک اپنے زعیم مجلس کے حوالہ کر دیں۔ جزاکم اللہ

کل نمبر 50

1. کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" لکھنے کی کیا وجہ بنی؟
2. نبوت کی وہ کھڑکی جو سیرت صدیقی کی کھڑکی ہے اس کی وضاحت حضرت مسیح موعودؑ نے کیا فرمائی ہے؟
3. حضرت مسیح موعودؑ نے کن کن معنوں کے لحاظ سے نبوت یا رسالت سے انکار کیا اور کس کس لحاظ سے اقرار کیا، وضاحت کریں
4. حدیثوں میں حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت ﷺ سے کیا تعلق ظاہر کیا گیا ہے کتاب کی تحریر کے حوالہ سے وضاحت کریں۔
5. حضرت مسیح موعودؑ نے بروز کی جو تصویر پیش کی ہے وہ بیان کریں؟

قصیدہ الاحمدیہ

64-یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاھِفًا وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ اٰذَانِیْ

اے میرے آقا! میں تیرے دروازے پر مظلوم و مضطر فریادی کی حالت میں آیا ہوں جبکہ قوم نے (مجھے) کافر کہہ کر ایذا دی ہے۔

65- یَفْرِیْ سِھَامُکَ قَلْبَ کُلِّ مُحَارِبٍ وَیَشُجُّ عَزْمُکَ ھَامَۃَ الثُّعْبَانِ

تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھید دیتے ہیں اور تیرا عزم اژدہا کے سر کو کچل دیتا ہے۔

66- لِلّٰہِ دُرُّکَ یَا إِمَامَ الْعَالَمِ أَنْتَ السَّبُوْقُ وَسَیِّدُ الشُّجْعَانِ

آفریں تجھ پر اے دنیا کے امام! تو سب پر سبقت لے گیا ہے اور بہادروں کا سردار ہے۔

67- اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَۃٍ وَّ تَحَنُّنٍ یَا سَیِّدِیْ أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

تُو مجھ رحمت اور شفقت کی نظر کر۔ اے میرے آقا! میں ایک حقیر ترین غلام ہوں۔

68- یَاحِبِّ إِنَّکَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّۃً فِیْ مُھْجَتِیْ وَمَدَارِکِیْ وَجَنَانِیْ

اے میرے آقا! تو از راہِ محبت میری جان، میرے حواس اور میرے دل میں داخل ہو گیا ہے۔

-----★★★------

منظوم کلام

1-درِ ثمین از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز — اگرلولوئے عماں ہے ۔وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو — وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

★★★

اسلام سے نہ بھاگو ۔راہِ ہدیٰ یہی ہے — اے سونے والوجاگو! شمس الضحیٰ یہی ہے
مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا — اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے
وہ دلستاں نہاں ہے کس راہ سے اُس کو دیکھیں — اِن مشکلوں کا یارو مشکل کشا یہی ہے
باطن سِیہ ہیں جن کے اس دیں سے ہیں وہ منکر — پَر۔اے اندھیرے والو دل کا دیا یہی ہے
دُنیا کی سب دکانیں ہیں ہم نے دیکھی بھالیں — آخر ہوا یہ ثابت دارالشفاء یہی ہے

2-کلامِ محموداز حضرت مرزابشیرالدین محموداحمد خلیفۃالمسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ — اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہوجاؤ
گِرتے پڑتے درِ مولیٰ پہ رساہوجاؤ — اور پروانے کی مانند فِدا ہوجاؤ
جو ہیں خالق سے خفا اُن سے خفا ہوجاؤ — جو ہیں اس در سے جُدا اُن سے جُداہوجاؤ
حق کے پیاسوں کے لیے آبِ بقاہوجاؤ — خشک کھیتوں کے لیے کالی گھٹا ہوجاؤ
غنچۂ دیں کے لیے بادِ صبا ہوجاؤ — کفر و بدعت کے لیے دستِ قضا ہوجاؤ

★★★

گامزن ہوگے رہِ صِدق و صفا پر گر تم — کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو
حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رُسوا و خراب — پیارو آموختہ درسِ وفا خام نہ ہو
ہم توجس طرح بنے کام کیے جاتے ہیں — آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دُعا ہے پیارو — سرپہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمتِ رنج و غم دَرد سے محفوظ رہو — مہرِ انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

3-کلام طاہراز حضرت مرزاطاہراحمد خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

اُن کو شِکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات — جِن کی خاطر رات لُٹا دی، چَین نہ پایا ساری رات
اُن کے اندیشوں میں دِل نے کیسے کیسے گھبرا کر — سینے کے دِیوار و دَر سے، سر ٹکرایا ساری رات

خُوب سَجی یادوں کی محفل ، مہمانوں نے تاپے ہاتھ
ہم نے اپنا کوئلہ کوئلہ ، دل دہکایا ساری رات

اُن سے شکوہ کیسا جن کی یاد نے بیٹھ کے پہلو میں
ساری رات آنکھوں میں کاٹی ، درد بٹایا ساری رات

اُن سے شکایت کس منہ سے ہو جن کے ہوں احسان بہت
جن کی کُومل یاد نے دکھتا دِل سہلایا ساری رات

★★★

مرے درد کی جو دوا کرے ، کوئی ایسا شخص ہوا کرے
وہ جو بے پناہ اُداس ہو، مگر ہجر کا نہ گلِہ کرے

مری چاہتیں مری قربتیں جسے یاد آئیں قدم قدم
تووہ سب سے چُھپ کے لباسِ شب میں لپٹ کے آہ وبُکا کرے

بڑھے اُس کا غم تو قرار کھودے، وہ میرے غم کے خیال سے
اُٹھیں ہاتھ اپنے لیے تو پھر بھی مرے لیے ہی دعا کرے

یہ قِصص عجیب و غریب ہیں ، یہ محبتوں کے نصیب ہیں
مجھے کیسے خود سے جدا کرے ، اُسے کچھ بتاؤ کہ کیا کرے

کبھی طے کرے یونہی سوچ سوچ میں وہ فِراق کے فاصلے
مرے پیچھے آ کے دبے دبے، مری آنکھیں مُوند ہنسا کرے

-بخارِ دل از کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ صاحب

بہ دَرْگاہِ ذی شانِ خیرُ الانام
شَفیعُ الْوریٰ ، مَرجَعِ خاص و عام

بَصَدْ عِجز ومنّتْ بَصَدْ اِحترام
یہ کرتاہے عرض آپؐ کا اِک غلام

کہ اے شاہِ کونَین عالی مقام
علیک الصلوٰۃُ علیک السلام

حَسینانِ عالَم ہوئے شرمگیں
جو دیکھا وہ حُسن اور وہ نُورِ جبیں

پھر اس پر وہ اَخلاق اکمل تریں
کہ دُشمن بھی کہنے لگے ۔آفریں

زہے خُلقِ کامِل ۔زہے حُسن تام
علیک الصلوٰۃُ علیک السلام

خَلائِق کے دِ ل تھے یقیں سے تہی
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی

ضلالت تھی دُنیا پہ وہ چھا رہی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی

ہوا آپ ﷺ کے دم سے اُس کا قیام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

محبت سے گھائل کیا آپ ﷺ نے
دلائل سے قائل کیا آپ ﷺ نے

جہالت کو زائل کیا آپ ﷺ نے
شریعت کو کامل کیا آپ ﷺ نے

بیاں کر دیے سب حلال و حرام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

5-دُرِّعدن از کلام حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

دل جس کا ہوا حامل اسرار محبت
چہرہ پہ برسنے لگے انوار محبت

لائے نہ اگر لب پہ بھی گفتار محبت
آنکھوں سے عیاں ہوتے ہیں آثار محبت

یہ جوش دبائے سے ابھرتا ہے زیادہ
مجبور ہے مجبور ہے سرشار محبت

یہ درد کبھی راز نہاں رہ نہیں سکتا
گو ضبط بھی کرتا ہے رہے بیمار محبت

پوچھے دل عشاق سے کوئی کہ یہ کیا ہے
کس لطف کی دیتا ہے کھٹک خار محبت

اس صاحب آزار کی راحت ہے اُسی میں
بن جائے ہر اک زخم نمک خوار محبت

-----★★★------

عمومی قواعد وضوابط برائے علمی مقابلہ جات 2026ء

(نوٹ):۔ تمام قسم کے علمی مقابلہ جات ریجنل اجتماعات کے موقع پر منعقد کروانے کا بندوبست کیا جائے اور خاص طور پر قرآنِ کریم کے مقابلہ جات میں بطور جج ایک یا ایک سے زائد مربیانِ کرام کو بھی شامل کیا جائے تا کہ قرآنِ کریم کو درست پڑھنے کے رجحان کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔

ریجنل اجتماعات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار ہی سالانہ نیشنل اجتماع کے موقع پر علمی مقابلہ جات میں شامل ہو سکیں گے سوائے اس ناصر کے جو کسی خاص مجبوری کے تحت ریجنل اجتماع کے مقابلہ میں شامل نہیں ہو سکا البتہ وہ بذریعہ لوکل زعیم اپنا نام بھجوا سکتا ہے مگر سالانہ نیشنل اجتماع سے قبل۔

ریجنل اجتماعات کے موقع پر ہر علمی مقابلہ جات میں اول اور دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کی فہرست کی ایک کاپی ریجنل ناظمِ اعلیٰ صاحب، نیشنل قائد تعلیم کو بھی ارسال کر دیں تا کہ سالانہ نیشنل اجتماع کے موقع پر یہ تمام انصار بھی مقابلہ جات میں شامل ہو سکیں۔

مقابلہ قرآنِ کریم:۔ حفظِ قرآن، حُسنِ قرأت، نصاب میں دیئے گئے مقررہ حصہ کے مطابق ہو گا۔

قصیدہ:۔ قصیدہ کے تمام اشعار نصاب میں شامل، زبانی، درست تلفظ اور خوش الحانی مقابلے کا معیار ہو گا۔

نظم:۔ کسی بھی نظم کے تین اشعار، خوش الحانی اور درست تلفظ مقابلے کا معیار ہو گا البتہ نظم کا صرف پہلا شعر دہرایا جا

سکتا ہے بقیہ نہیں۔

تقریری مقابلہ جات:۔ یہ مقابلہ جات ،اردو ،بنگلہ ،فرنچ ،فلیمش اور عربی زبانوں میں ہونگے، تقریر کا دورانیہ صرف چار منٹ ہو گا، تقریر زبانی یاد یکھ کر بھی کی جاسکتی ہے۔

عناوین تقریری مقابلہ جات 2026:۔ قُربِ الٰہیٰ کے ذرائع ،رسولِ کریم ﷺ اور تکریم انسانیت ،سیرتِ حضرت مسیح موعودؑ عشقِ رسول ﷺ کے آئینہ میں، قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے ،خلافت ،امن وعافیت کا حصار ،نماز باجماعت و نمازِ جمعہ کی اہمیت ،احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا عالمی غلبہ ،بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ،دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داریاں

تقریر فی البدیہہ:۔ اس مقابلہ میں تقریر کا دورانیہ 2 منٹ ہو گا۔

مقالہ:۔ عنوان مقالہ:۔ ''اصلاح نفس اور عملی نمونہ''۔ مقالہ لکھتے وقت مقالہ کے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے ،الفاظ کی تعداد کم وبیش (4000) ہونی چاہیے اور سالانہ نیشنل اجتماع سے ایک ماہ قبل نیشنل قائد تعلیم تک پہنچانا ضروری ہے ورنہ مقابلہ میں شامل نہیں ہو گا۔

بیت بازی:۔ یہ مقابلہ ریجن کی بنیاد پر ہو گا اور ہر ناظم اعلیٰ کی قیادت میں تین انصار پر مشتمل ریجنل ٹیم ہو گی اگر چاروں ریجنز کی ٹیمیں مکمل نہ ہوئیں تو سنگل لیگ فارمولا اپنایا جائے گا، مقابلے کے تین راونڈ ہونگے ،راونڈ:1 نمبر 50 ،راونڈ:2 نمبر 25 ،راونڈ:3 نمبر 25 ، کل 100 نمبر ہونگے۔

راونڈ:1 :۔ شعر کے آخری حرف کے مطابق مد مقابل ٹیم شعر پڑھے گی اور شعر پڑھنے کا دورانیہ 20 سیکنڈ ہو گا اور مقابلہ جیتنے کے لیے اسی حرف کے مطابق شعر پڑھا جائے گا۔ اس راونڈ کے 50 نمبرز ہونگے۔

راونڈ:2۔ شعر کا پہلا مصرعہ دکھایا جائے گا اور دوسرا مصرعہ پڑھ کر شعر مکمل کرنا ہو گا اس طرح کئی اشعار مکمل کرنے ہیں اس راونڈ کے 25 نمبرز ہونگے۔

راونڈ:3۔ شعر کا دوسرا مصرعہ دکھایا جائے گا اور پہلا مصرعہ پڑھ کر شعر مکمل کرنا ہو گا اس طرح کئی اشعار مکمل کرنے ہیں اس راونڈ کے 25 نمبرز ہونگے۔

مطالعہ کتب:۔ نصاب 2026 میں دیئے گے امتحانی پرچہ جات ان کی تاریخوں کے مطابق تمام زعمائے مجالس اپنی اپنی

مجلس کے انصار سے مکمل کروا کر نیشنل قائد تعلیم کو بھجوا دیں، سالانہ نیشنل اجتماع پر اول اور دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اپنا اپنا انعام حاصل کر سکیں گے۔

ختم شد و خدا حافظ